REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴　　شمارہ ۳۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب مدیران:- خلیل احمد ناصر
سید تسیم احمد عجب شبیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN—143516

۲۶ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ　　۱۲ تبوک ۱۳۶۴ ہش　　۱۲ ستمبر ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ تبوک (ستمبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور حسب معمول مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔" الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین

● .. جیساکہ قارئین کو قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اِن دنوں وادیٔ کشمیر کی جماعتوں کے تربیتی دورہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین

● .. مقامی طور پر محترم سیدہ امۃ القدوس صاحبہ حضور رحمہ اللہ کریز یاد و جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے

آپ کی رحلت دینی، ملی، سیاسی، علمی اور قانونی دنیا کا ایک ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں!

صدر انجمن احمدیہ قادیان، انجمن تحریک جدید اور انجمن وقف جدید کی مشترکہ تعزیتی قرارداد

پاکستان ریڈیو کے ذریعہ یہ دلدوز خبر سُن کر سخت صدمہ ہُوا کہ احمدیت کے مایۂ ناز سپوت ماہر قانون دان اور مدبر سیاستدان الحاج حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لاہور (پاکستان) میں رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کی پیدائش ۶ فروری ۱۸۹۳ء کو سیالکوٹ میں ہوئی اور وفات یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو لاہور میں ہوئی۔ گویا آپ نے ۹۲ سال ۶ ماہ اور ۲۳ دن کی عمر پائی۔

محترم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب بزرگ صحابی والدین (حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب اور محترمہ حضرت حسین بی بی صاحبہ) کی اولاد ہونے کے ساتھ ساتھ بفضلہ تعالیٰ خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

انگلستان سے اعلیٰ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ متحدہ ہندوستان میں اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ چنانچہ آپ ریلوے وزیر۔ لاء منسٹر۔ کامرس منسٹر۔ سپلائی وزیر۔ فیڈرل کورٹ کے جج اور وائسرائے کونسل ہند کے مُشیر رہے۔ آپ چین میں کچھ عرصہ کے لئے پولیٹیکل ایجنٹ بھی رہے۔

تقسیم ملک کے بعد آپ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔ اور سالہا سال تک اِس عہدے پر فائز رہے۔ اِس دوران اقوام متحدہ میں شریک ہونے والے حکومت پاکستان کے وفود کی آپ قیادت فرماتے رہے۔ اور ۶۳-۱۹۶۲ء میں منعقد ہونے والے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے صدر بھی منتخب ہوئے۔

وزارت خارجہ کے بعد آپ بین الاقوامی عدالت انصاف ہیگ کے کئی سال تک جج رہے۔ اور تین سال تک اس بین الاقوامی عدالت انصاف کے آپ صدر بھی رہے۔

آزادیٔ ہند و پاک میں بھی آپ نے بڑا حصہ لیا۔

آپ ہند و پاک کے علاوہ انگلینڈ۔ جرمنی۔ فرانس۔ امریکہ۔ کینیڈا۔ ملیشیا۔ انڈونیشیا۔ چین۔ جاپان۔ پولینڈ۔ ہنگری۔ روس۔ مصر۔ شام۔ اُردن۔ مراکش میں جانی پہچانی شخصیت تھے۔

نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر آپ فائز تھے۔ تہجد گزار اور دُعاگو بزرگ تھے۔ آپ کی اِن صفاتِ حسنہ کی وجہ سے اقوام متحدہ کے مندوبین آپ کی خاص عزت و احترام کرتے تھے۔ بالخصوص اِسلامی ممالک کے نمائندگان کی نگاہوں میں آپ کی قانون دانی میں مہارت۔ دینی معلومات۔ نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے آپ کا مقام اور مرتبہ بہت ہی بلند تھا۔

بعض اِسلامی ملکوں کی آزادی میں آپ نے اہم کردار ادا کیا جس کی وجہ سے اُن ملکوں میں آپ کو نہایت ہی عزت و احترام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (باقی [illegible])

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اِس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ، صدر لچ پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ رتبوک ۱۳۶۴ ہش

رفتید ولے نہ از دلِ ما!

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی وفات کا اندوہناک سانحہ وقوع پذیر ہوئے آج ایک عشرہ سے زائد عرصہ ہونے کو آیا ہے مگر دل بدستور تذبذب اور غیر یقینی کی اذیت ناک کیفیت سے دوچار ہے۔ بے شک جانے والوں کو دُنیا مدّتوں تلاش کرتی ہے۔ مگر یہاں تو کوئی ایک بھی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جو اُس وجیہہ، پُروقار اور دلنواز شخصیت کے تصور سے خالی ہو جس نے ہمیں اپنے قابلِ تقلید عملی نمونہ سے زندگی کا ایک نیا اسلوب عطا کیا۔ اور دین و دُنیا میں ایک ساتھ سُرخرُو ہونے کی راہ دکھائی۔

تذبذب اور بے یقینی کے اِس گھُٹے ہوئے ماحول میں جب بھی کسی طرف سے کانوں میں یہ آواز سُنائی پڑتی ہے کہ علم و فضل اور عظمتِ کردار کا حامل وہ مقدّس وجود اب اِس دُنیا میں موجود نہیں تو دِل لرز اُٹھتا ہے، دماغ ماؤف ہو جاتا ہے اور کائنات قدرت کی عطا کردہ تمام تر رعنائیوں کے باوجود یوں ویران سی دکھائی دینے لگتی ہے گویا ؎

وہ گیا کیا! اعتبارِ زندگی جاتا رہا
لُطفِ بزمِ ما، نکھارِ زندگی جاتا رہا

محترم حضرت الحاج چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی عظیم اور بزرگ شخصیت بے شمار اوصافِ حمیدہ اور ناقابلِ فراموش کارہائے نمایاں کا ایک ایسا حسین اور جاذبِ نظر گلدستہ تھی جس کی عطر بیز خوشبو اور دلوں کو موہ لینے والی رنگینی رہتی دُنیا تک آنے والی نسلوں کو نئی سمت عطا کرتی رہے گی۔ عملی جدوجہد کے اعتبار سے آپ کی ۹۲ سالہ طویل زندگی بھی مختلف شعبوں میں بٹی ہوئی دِکھائی دیتی ہے۔ اور فلکِ نیلگوں اس حقیقت پر شاہدِ ناطق ہے کہ آپ نے ان میں سے جس شعبے میں بھی قدم رکھا اسے اپنی خداداد صلاحیتوں اور گہری سُوجھ بُوجھ سے چار چاند لگا دیئے۔ ایک ماتحت عدالت سے وکالت کا آغاز کیا۔ مگر ابھی زیادہ عرصہ نہیں گُزرا تھا کہ بیک وقت ہندوستان کی متعدد ہائی کورٹوں میں آپ کی آواز گونجنے لگی۔ پنجاب کونسل کے رُکن کی حیثیت سے میدانِ سیاست میں قدم رکھا تو معاً بعد وائسرائے ہند کی انتظامی کونسل کے مُشیر کی حیثیت سے مرکزی وزارت کے عُہدہ پر جلوہ افروز دکھائی دینے لگے۔ بحیثیت جج انڈین فیڈرل کورٹ میں تقرر ہُوا۔ مگر اس عہدہ جلیلہ سے مستعفی ہُوئے ابھی سات سال بھی گُزرنے نہیں پائے تھے کہ عالمی عدالتِ انصاف ہیگ کے جج اور پھر اسی عدالت کے صدر کی حیثیت سے عالمگیر شہرت اور مقام پیدا کر لیا۔ الغرض اِس تمام عرصہ میں آپ نے زندگی کے جس شعبہ میں بھی قدم رکھا خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اُس کی عطا کردہ اعلیٰ ترین صلاحیتوں کی بدولت بہت جلد اس کی بلندیوں کو جا چھُوا۔ اور پھر ایسا نہیں کہ اِس اثناء میں آپ کی تمام تر توجہ صرف اپنے دُنیوی فرائضِ منصبی تک ہی محدود رہی ہو بلکہ ہر آن دین اور اس کی اغراض بھی بدرجہ اولیٰ آپ کے پیشِ نظر رہیں۔

یہ حضرت چوہدری صاحبؓ کا ہی وجود تھا جس نے عالمی عدالتِ انصاف اور اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے ہر معرکہ آراء خطاب سے پہلے آیاتِ قرآنی کی باآوازِ بلند تلاوت فرمائی۔ یہی وہ جلیل القدر رُوحانی شخصیت تھی جو پاکستان میں ریل کے ایک سفر کے دَوران رات کے پچھلے پہر خوفناک حادثہ پیش آنے کے وقت اپنے سیلون میں نمازِ تہجد ادا کرتے ہوئے پائے گئے۔ حُسن و احسان اور عفو و درگُذر کا یہی وہ عظیم پیکر تھا جس نے زندگی کی طویل اور مخلصانہ جدوجہد میں غیروں ہی سے نہیں بلکہ اپنوں سے بھی بے شمار تلخیاں اُٹھائیں مگر ہر تلخی اور کدُورت کا جواب حُسنِ سلوک سے دیا۔ علم و فضل کا وہ کوہِ گراں جس نے تمام تر دُنیوی اعزاز اور وجاہت رکھنے کے باوجود ہمیشہ عاجزی و انکساری کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اور عجیب نہیں کہ اُس کے مولا کو بھی تمام خوبیوں کے مقابلہ میں اُس کی یہی خوبی سب سے زیادہ پسند آئی ہو۔ نتیجتاً ؎

عجز کی راہوں پہ چل کر پا گیا اَوجِ کمال
بن کے محبُوبِ خدائے دوجہاں رُخصت ہُوا

ہر گھڑی ذکرِ الٰہی میں محو، ہر گام پر اس کی رضا پر راضی، آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق، سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا خوش نصیب صحابی، خلفاءِ سلسلہ کا دل و جان سے مُطیع اور احمدیت کا فرزندِ جلیل بے شک آج اپنی ظاہری صُورت میں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ مگر اُس کے کردار کی عظمتیں دِلوں میں ہمیشہ گھر کئے رہیں گی۔ اور دُشمنِ احمدیت لاکھ کوشش کرنے کے باوجود عظمتوں اور رفعتوں کے ان تابندہ نقوش کو کبھی محو نہیں کر سکتا۔

اِس سانحۂ ارتحال پر ہم سب کے دِل یقیناً بہت زیادہ مغموم ہیں اور تا دیر مغموم رہیں گے ———— مگر ہم اپنے بے حد پیار کرنے والے آسمانی آقا کی تقدیر پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اِس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں داغِ مفارقت دینے والے بزرگ وجود کو اپنے قُربِ خاص میں اُسی طرح بلندئ درجات سے نوازتا رہے جس طرح کہ اِس دُنیا میں وُہ اُسے یکے بعد دیگرے اعزاز و اکرام سے نوازتا رہا ؎

اَے خُدا بر تُربتِ اُو بارشِ رحمت ببار
داخلش کُن از کمالِ فضل در بیت النعیم
نیز مارا از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہِ ما توئی اَے قادر و ربِّ رحیم

آمین!

خورشید احمد انور

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝

تخلیق ہُوا احسنِ تقویم میں انسان

نقّاشِ ازل نے کیا! تصویر بنائی ہے
حیران ہیں مانی اور بہزاد ابد تک
تخلیق ہُوا احسنِ تقویم میں اِنسان
صد حیف! پہنچتا ہے پھر دام اور دَد تک

پیدائشِ آدم اِک مقصُود جو پنہاں ہے
کھو کر اسے گرتا ہے خود حرص و حسد تک

زاہد کو ملے عرفان حاصل ہو تو کہاں سے
عاجز کی رسائی نہیں دہلیزِ اُحد تک
محبُوب سے ملنے کا اِک اَور ہی رستہ ہے
موقوف کہاں ہے یہ فقط جد و جہد تک

حالت ہے زبوں بیشک، اِک آہ رسا ہے
اِک دِن تو پہنچ جائے گی اللہ صمد تک

اَے ناصحا! تجھ ایسے کو کہتے ہیں یہ دانا
صد سال کی منزل ہے ابھی پائے خرد تک
روشن ہے ہمیشہ ہی انجام صداقت کا
گو ملتی ہے ظالم کو بھی مہلت کسی حد تک

تا کِذب پہ اَڑ جائے، تا ظُلم میں بڑھ جائے
کھچتا ہی چلا جائے دوزخ کی لحد تک

محتاجِ دُعا:- خاکسار عبد الرحیم راٹھور

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ وفا (جولائی) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

> سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ —————— (ایڈیٹر)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝

اور پھر فرمایا:۔

وہ علماء یا علماء کہلانے والے لوگ کیونکہ فی الحقیقت جن صفات کے یہ مبیّنہ علماء ہیں، قرآنی اصطلاح کے مطابق اُن پر علماء کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس لئے میں نے جب کہا کہ وہ علماء تو معاً میرا خیال قرآن کریم کے اس مضمون کی طرف منتقل ہوا، جس میں علم کی شرط تقویٰ رکھ دی گئی ہے اور علماء کی یہ ایک حیرت انگیز تعریف کی گئی ہے کہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر: ۲۹) کہ

علماء تو وہ ہوتے ہیں

جو خدا کے بندوں میں سے اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے لوگ ہوتے ہیں گویا وہی ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں، علماء ہی ہیں جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں تو علم کی ایسی تعریف کبھی دنیا کے کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملی ہوگی کہ علم تقویٰ کا نام ہے علم خدا کے خوف کا نام ہے۔

پس رسمی طور پر تو ہمیں علماء کہنا ہی پڑتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھی اس امت کے علماء کو علماء ہی کہہ کر مخاطب فرمایا۔ لیکن ایک شرط کے ساتھ۔ یہ فصاحت و بلاغت کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا کرشمہ ہے۔ کہ علمائی نہیں فرمایا علمائُھُمْ فرما دیا۔ کہ ان کی نسبت مجھ سے نہیں ہوگی۔ دنیا کی باتیں ہوں گی۔ دنیا کے عالم ہوں گے۔ جہاں تک مذہبی دنیا کا تعلق ہے، جہاں تک مذہبی رسوم کا تعلق ہے، جہاں تک مذہبی اصطلاحوں کا تعلق ہے وہ علماء نہیں۔ لیکن دنیا کے علم کے لحاظ سے علمائُھُمْ اُن ہی جیسے، اُن میں سے ہی علماء ہوں گے وہ۔

بہر حال یہ اصطلاح کی ضرورت اس لئے در پیش آئی کہ قرآن کریم نے علم کے ساتھ تقویٰ کو باندھا ہے اور علم کی تعریف میں تقویٰ داخل فرما دیا گیا ہے اور اس مضمون کو اور بھی ہر جہت میں اسی طرح پھیلایا گیا ہے۔ تدبّر اور تفکّر کے ساتھ بھی تقویٰ کو باندھ دیا گیا ہے۔ اور بہت سی ایسی اصطلاحیں ہیں قرآن کریم کی جو باقی دنیا کی اصطلاحوں سے مختلف ہیں۔ بہر حال یہ علمائُھُمْ

جنہوں نے تکذیب کو اپنے رزق کا ذریعہ بنا لیا ہے

قرآن کریم کے بیان کے مطابق کیا تم خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے خدا کے انبیاء کی تکذیب کو اپنے رزق کا ذریعہ بناتے ہو، اور یہ رزق کا ذریعہ جو ہے یہ بھی لامتناہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے اس کی صفت رزاقیت ہر سمت میں جلوہ دکھاتی ہے۔ اگر اُس کے رزق کو ناپاک ذریعے سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تب بھی وہ رزق ختم نہیں ہوتا۔ اور پاکیزہ ذرائع سے تو وہ ختم ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک لامتناہی وجود ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو کہیں ختم نہیں ہوتا۔ منکرین انکار رزق کھاتے ہیں اور کھاتے چلے جاتے ہیں اور نئے نئے رستے اُن پر کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اور کوئی ایسی جگہ نہیں آتی کہ وہ کہیں کہ اب خدا کا رزق ہم پر بند ہو گیا ہے۔ تکذیب کی نئی راہیں نکال لیتے ہیں اور نئے رستے رزق کے کھل جاتے ہیں۔

چنانچہ آج کل بھی انہوں نے ایک نئی ایجاد کی ہے۔ وہ کہتے ہیں پاکستان میں تو ہم نے احمدیت کو تباہ کر دیا ہے بالکل، دم گھونٹ کر مار دیا ہے۔ اب یہ لوگ اپنی جان بچانے کے لئے باہر نکلے ہیں۔ اور علماء اب ان کا تعاقب کریں گے۔ امام جماعت احمدیہ بھاگ کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ اور اب علماء کو دیکھو کہ وہ کسی طرح اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ جہاں پہنچے گا وہاں پہنچ کے احمدیت کو ہلاک کر دیں گے۔ اور اس طرح یہ کہہ کہہ کر بعض مسلمان حکومتوں کے پاس پہنچے اُن سے پیسے بٹورے۔ بعض سادہ لوح عوام کے پاس جا کے اشتعال دلائے اور ان سے پیسے بٹورے۔ اور

جن کو لاہور سے کراچی تک آنے کا سفر خرچ مہیا نہیں ہوا کرتا تھا

فکر کیا کرتے تھے کہاں سے لائیں گے؟ وہ دیکھیں تکذیب کے نام پر لندن کے دورے کرنے لگے ہیں، نیویارک کے دورے کرنے لگے ہیں، کیسی کیسی دنیا کی نئی نئی جگہیں دیکھنے لگے ہیں۔ لیکن وہی مولوی، وہی اُن کی عادات، وہی خصلتیں، وہی زبان، وہی لٹریچر کے عنوانات، وہی سفلہ حرکتیں، ایک ذرا بھی فرق نہیں۔ زمین بدل جاتی ہے لیکن عادات نہیں بدلتیں۔ جو لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ان کے عنوانات اس قسم کے ہیں کہ "الہامی گرگٹ" اور تمسخر کے عنوانات یہ ہیں کہ "مرزا صاحب (نقلِ کفر کفر نہ باشد) اللہ کے نطفے سے پیدا ہوئے"۔ یہ ان علماء کی زبانیں ہیں، یہ ان کے معیار ہیں تقویٰ کے۔ اور پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی شکل و صورت، ان کی ہیئت قضائی بالکل وہی ہے جو وہاں تھی اور بے وقوفی کر گئے ہیں یہ کہہ کے کہ ہم باہر نکل کے تعاقب کریں گے۔ کیونکہ پہلے تو ان کا یہ حال تھا کہ بند قلعوں میں لڑتے تھے۔ اور قرآن کریم نے ان کا نقشہ خوب کھینچا ہوا ہے کہ یہ جب تک دیواروں کے پیچھے سے ہو کر نہ لڑیں ان میں جرأت نہیں ہے باہر نکل کے لڑنے کی۔ دلائل ان کے پاس تھے نہیں، نہ اب ہیں، اگر دلائل ہوتے تو وہ تشدد کی باتیں کیوں کرتے یہ

ایک بنیادی لازوال اصول

ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ کبھی یہ تبدیل نہیں ہوا۔ ہمیشہ تشدد پر وہ لوگ اُترا کرتے ہیں جن کے پاس دلیل نہیں ہوتا۔ یہ انفرادی طور پر بھی ایک حقیقت ہے اور اجتماعی طور پر بھی ایک حقیقت ہے۔ کل بھی ایک حقیقت تھی آج بھی ہے اور کل بھی یہی رہے گی۔ جب آپس میں جھگڑے چلتے ہیں بچوں کے

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو
(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش:۔ گلوب رَبر مینوفیکچررس ۱۳۔ اندرا سرانی کلکتہ ۷۳-۷۰۰
فون: 27-9441
گرام: "GLOBE XPORT"

اُس وقت بھی یہی بات سامنے آتی ہے جس کے پاس دلیل نہ ہو وہ پھر مار نے پر آ جاتا ہے۔ پہلے گالیاں نکلتی ہیں منہ سے اور پھر پتھر شروع ہو جاتے ہیں۔

تو انبیاء کی تاریخ بھی اسی قسم کے واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ شروع میں ذرا نرم بات کرتے ہیں سمجھانے کی باتیں بھی کرتے ہیں دلیل سے بھی بظاہر اُن کا رستہ بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد کہتے ہیں کہ میاں! تم باز آنے والے نہیں۔ تمہاری ایسی تیسی، تمہیں ہم گالیاں دیں گے تمہارا بائیکاٹ کریں گے اور زندگی تم پر حرام کریں گے اور پھر جب سب کچھ نہیں رہتا باقی پھر قتل کے فتوے، پھر مرتد کی سزا قتل، ان باتوں پر آ جاتے ہیں۔ سارے انبیاء کی تاریخ میں دیکھیں کبھی انبیاء نے دین چھوڑنے والوں کے اوپر قتل کا فتویٰ نہیں لگایا۔ اور بلا استثناء تمام انبیاء کے مخالف بالآخر مرتد کی سزا قتل کا اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے۔ قرآن کریم بھرا ہوا ہے اُن کی تاریخ سے۔ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا جس کے اوپر

مخالفت کا انجام تشدد پر

نہ ہوا ہو۔ اور تشدد بھی پھر انتہائی قسم کا۔ جلا کر مارنا۔ مخالف سمتوں سے اعضاء کو کاٹ دینا، اذیتیں دے دے کر ہلاک کرنا، بیویوں کو خاوندوں سے الگ کر دینا، خاوندوں کو بیویوں سے جدا کر دینا، ہر قسم کے جو مظالم کے رستے سوچے جا سکتے ہیں وہ دشمن سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ دلیل کوئی نہیں ہوتی۔ اور اس کے مقابل پر اہل حق کا یہی اعلان ہوتا ہے۔ لِيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ کہ زندہ رہنا ہے تو دلیل سے زندہ رہ کے دکھاؤ۔ کیونکہ تقدیر یہی ہے خدا تعالیٰ کی کہ وہی زندہ رہے گا۔ جو دلیل کے ساتھ زندہ ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکتا ہو۔

پس ان کی تشدد کی باتیں، ان کا گالیوں پر اُتر آنا، ان کا قانون کے سہارے ڈھونڈنا۔ بجائے اس کے کہ ایسی فضا سازگار کریں کہ تبادلۂ خیالات زیادہ کثرت سے ہو، شریفانہ ماحول میں ہو، انسانی سطح پر ہو، یہ ایسا ماحول پیدا کرتے ہیں کہ کوئی تبادلہ خیالات سن ہی نہ سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں یہ کہا کرتے تھے کہ جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اُس وقت شور مچا دیا کرو۔ باتیں مت سنا کرو۔ کیونکہ جب باتیں سنو گے تو دل پر اثر پڑ جائیگا۔ تو وہ سارے حربے جو پہلے انبیاء کے زمانے میں اُن کی مخالفت میں دشمن استعمال کیا کرتا تھا۔ وہ تمام حربے پاکستان میں ان علماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کئے اور کر رہے ہیں۔ اور یہ حربے کمزوری کے سوا کوئی قوم استعمال نہیں کیا کرتی۔ ہمیشہ

وہی قومیں یہ حربے استعمال کرتی ہیں

جن کے پاس دلیل کی طاقت نہ ہو اور تشدد کی طاقت ہو۔ اور یہ ایک غیر مبدل اصول ہے۔ اس کو کوئی تبدیل کر ہی نہیں سکتا۔ منطقی لحاظ سے بھی تبدیل نہیں کر سکتا، واقعاتی لحاظ سے بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ جس کے پاس دلیل کی طاقت ہے وہ تشدد استعمال نہیں کرے گا۔ اور جس کے پاس دلیل کی طاقت نہیں ہے اگر اُس کے پاس طاقت ہو دوسری تو وہ تشدد استعمال کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو جب یہ کر بیٹھے ہیں تو ان کی کمزوری تو بہر حال ظاہر ہو جانی چاہیئے ان کے اوپر۔ اب جو رستہ ترا کر باہر کی طرف بھاگے ہیں جہاں تشدد چل نہیں سکتا تو مار کھائیں گے۔ بڑی بے وقوفی ہے۔ ایک کمزور آدمی کا اپنا قلعہ توڑ کر خود باہر نکل آنا اور ایسے میدان میں پہنچ جانا جہاں اس بیچے لئے شکست ہی مقدر ہے صرف۔ کیونکہ اگر دلیل پہلے

ہوتی تو پھر ان کو ضرورت ہی کوئی نہیں تھی تشدد کی۔ جب دلیل نہیں ہے تو بے دلیل باہر نکل کے ذلیل کیوں ہوتے ہیں پھر؟ بے وقوفی ہے۔ ان کی، ان کو پتہ ہی نہیں لگا خود کہ ہم کیا حرکت کر بیٹھے ہیں۔ ویسا ہی ایک لطیفہ ہے جیسے ایک گدھے کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ایک زمیندار کے صحن کے باہر گدھا بندھا ہوا تھا اور اتنے میں ایک بھیڑیا آ گیا۔ بھیڑیئے کے آنے پر غُرغا بول پڑا۔ دوسرے جو جانور تھے انہوں نے شور مچایا چنانچہ زمیندار لٹھ لیکر باہر نکل آیا اور زمیندار کو دیکھ کر آخر اُس بھیڑیئے کو بھاگنا پڑا۔ گدھا نے چارہ سمجھا کہ مجھ سے ڈر کر بھاگا ہے چنانچہ رسہ تڑا کر اس کے پیچھے ہو گیا۔ اُس کا جو انجام ہونا تھا وہ ظاہر ہے۔

تو جب دلیل تمہارے پاس کوئی نہیں طاقت کوئی نہیں ہے ایسی۔ جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے لِيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وہی زندہ رہے گا جو دلیل کے ساتھ زندہ ہے اور جس کے پاس نہیں ہوگی اُس کے متعلق فرماتا ہے لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ دوسری بات بھی سن لو۔

جو بغیر دلیل کے لڑنے نکلتے ہیں

وہ لازماً ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہلاکت سے دلیل بچایا کرتی ہے۔ تو یہ جن کا نقشہ ہو وہ نکلے ہیں تعاقب کرنے کے لئے، جماعت احمدیہ کو تباہ کرنے کے لئے دیکھیں تو سہی کہ کہاں تک پہنچتے ہیں یہ۔ جماعت احمدیہ کو دلیل کی جنگ لڑنے کی کھُلی میسر ہو جہاں وہاں تو قریب نہیں پھٹک سکتے یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ حیثیت ہی کوئی نہیں ان کی۔ ان کے پاس کچھ ہے ہی نہیں سوائے گالیوں کے اور گند کے اور اپنے آپ کو کھول رہے ہیں ایسی دنیا میں جہاں کے مزاج بھی مختلف ہیں۔ آزادیٔ ضمیر کی وجہ سے، تہذیب کی ترقی کی وجہ سے، بعض قسم کے حرکتیں وہ دیکھتے ہوئے رد کر دیتے ہیں۔ سمجھتے ہیں یہ جانوروں والی حرکتیں ہیں اور وہ پاکستانی جو باہر بس گئے ہیں ان کی ایک بڑی بھاری اکثریت اب وہ نہیں ہے جس قسم کی وہاں سے نکلی تھی۔ اُن کو بھی عادتیں پڑ چکی ہیں اس قسم کی وہ حیران ہوتے ہیں خود اپنے مولویوں کو دیکھ کر اور ایک بڑی بھاری تعداد ان علماء کی وجہ سے جماعت کی طرف متوجہ ہو گئی۔ جب ان کے جلسے سنتے ہیں، ان کی تقریریں سنتے ہیں۔ وہ بھول چکے ہوتے ہیں کہ کس قسم کے لوگ ہم پیچھے چھوڑ کے آئے تھے۔ حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا زبان ہے؟ یہ کیا دلیلیں ہیں؟ اس طرح تم احمدیت کو شکست دو گے؟ اور بجائے اس کے کہ علماء کی باتیں سن کر جماعت سے متنفر ہوں ایک بڑا طبقہ اُن میں جماعت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ

یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے

کہ جب سے یہ انہوں نے حرکتیں شروع کی ہیں باہر نکل کے جماعت کا مقابلہ، اس کثرت سے پاکستانی غیر احمدی احمدیت کی طرف متوجہ ہوئے ہیں کہ بعض تلاش کر کر کے احمدیوں کو پہنچتے ہیں کہ بھئی ہمیں تو لوگ یہ بتا رہے ہیں ہمارے متعلق، بتاؤ کیا بات ہے؟ کیا قصہ ہے؟ ہر سطح پہ جہاں داعی الی اللہ بننے میں لوگوں نے سستی کی تھی وہاں ان مولویوں کی کوششوں کے نتیجے میں جن کو تبلیغ کرنی ہے وہ خود پہنچ رہے ہیں احمدیوں کے پاس ان کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر داعی الی اللہ بنا رہے ہیں۔

چنانچہ مجھے روزمرہ ایسی اطلاعیں ملتی ہیں کہ ہم سفر کر رہے تھے۔ پتہ لگا ہم احمدی ہیں ہمیں پکڑ لیا بتاؤ ہمیں کچھ۔ کیا مذہب ہے؟ کیا بات ہے؟

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش
SK. GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, P.O-BHADRAK Dist BALASORE (ORISSA) PHONE-NO. 122 & 253

کیا اختلاف ہے ؛ ہمارے گھر پہ آئے ہم سے پوچھا، مجلس میں ملے ہم سے پوچھا۔ تو جو تبلیغ نہیں کرتے تھے اُن سے تبلیغ کروائی جارہی ہے اب۔ اور اُس کے نتیجے میں جماعت احمدیہ میں ایک نیا حوصلہ پیدا ہو رہا ہے، نیا ولولہ پیدا ہو رہا ہے، علم کا ایک نیا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ اور پھر جب وہ ہمیں لکھتے ہیں کہ یہ یہ اعتراض ہیں تو لٹریچر کی ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ فلاں فلاں جگہ خلاء ہیں، اس قسم کا لٹریچر تیار ہونا چاہیئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے

لٹریچر کی تیاری کی طرف غیر معمولی توجہ

پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہر زبان میں یہی حال ہے۔ کثرت کے ساتھ ترکی زبان کے جاننے والے، یوگوسلاوین جاننے والے، اٹیلین جاننے والے، جرمن جاننے والے، ہر زبان کے بولنے والے یہ بھنک سُن چکے ہیں کہ کوئی واقعہ گزر رہا ہے۔ کچھ احمدیت کے اوپر جو مظالم ہوئے ہیں پاکستان میں، کچھ اس کے نتیجے میں، کچھ علماء کے شور کے نتیجے میں، کچھ حکومت پاکستان نے جو لٹریچر تقسیم کروایا اس کے نتیجے میں۔ اور یہ بھی لوگ بڑے تعجب سے مجھے لکھ رہے ہیں کہ ہم ایمبیسیز (EMBASSIES) میں، مختلف سفارت خانوں میں مختلف بڑے بڑے افسروں کو جب ملنے جاتے ہیں تو ان کو سب پہلے سے ہی پتہ ہوتا ہے۔ اس کثرت سے جماعت کا پروپیگنڈہ ہوا ہے دنیا میں کہ آپ ارب ہا ارب روپیہ بھی خرچ کرتے تو کبھی اتنا عظیم الشان اتنا وسیع پروپیگنڈہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ عربوں کو توجہ پیدا ہوئی ہے وہ حیرت انگیز ہے اور مختلف طبقات کو جو پہلے بالکل خالی تھے ہماری تبلیغ سے۔ بعض قومیں ہیں جو خالی تھیں ان طبقات کو، ان قوموں کو توجہ پیدا ہو گئی خدا کے فضل سے اور ایک عجیب EXCITEMENT کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے احمدیوں میں۔ اب تو وہ کہتے ہیں کہ اب جلدی ہو جو کچھ بھی ہونا ہے۔ ہمارا علم بڑھے، ہمیں کتابیں زیادہ ملیں، نئے نئے ذرائع ہاتھ آئیں۔ EXCITEMENT کی حالت میں ذہن پھر تدبر بھی بڑی سوچتا ہے۔ چنانچہ عام طور پر جو لوگ خاموش طبیعت کے تھے اُن کے ذہن میں کوئی ترکیب آیا ہی نہیں کرتی تھی اب خط آتے ہیں، ایسی ایسی باتیں اللہ ان کو سمجھاتا ہے کہ پڑھتے ہوئے مزا آجاتا ہے۔ ہر آدمی دنیا میں کونے میں بیٹھا ہوا تدبیر کر رہا ہے ایک۔ اور وہ سوچ رہا ہے کہ کس طرح ان کو شکست دی جائے کس طرح ان سے اس ظلم کا نیکی کے ذریعے سے انتقام لیا جائے۔ کس طرح ان کو ہر میدان میں مایوس اور نامراد کر دیا جائے اور ساری جماعت دنیا کا جو احمدی ذہن ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے ہی چمکا ہوا ہے اور صیقل ہے اُس کی ترکیبیں یہاں اکٹھی ہوتی جارہی ہیں۔ اور

اس کا نام خلافت ہے

تمام جماعت کا اجتماعی فکر، تمام جماعت کا اجتماعی دل، تمام جماعت کی اجتماعی قوت، تمام جماعت کے اجتماعی احساسات اور ولولے جب ایک دماغ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں، جب ایک دل میں دھڑکنے لگتے ہیں، جب ایک خون کی رگوں میں دوڑنے لگتے ہیں تو اس کا نام خلافت ہے یہ چیز بنانے سے نہیں بن سکتی۔ کوئی مصنوعی ذریعہ خلافت پیدا ہی نہیں کر سکتا۔ یہ تو اللہ کی دین ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو نبوت کے ذریعہ خلافت کو جاری کرتی ہے اور پھر ایک وجود بنا دیتی ہے لاکھوں کو جو کروڑوں بھی ہو جائیں تو ایک وجود رہتے ہیں۔ اور ان کی ساری استعدادیں پھر اکٹھی ہو کے مجتمع ہوتی ہیں ایک مرکز پہ۔ اور پھر مزید صیقل ہو کر دعاؤں کے ساتھ چمک کر پھر وہ انتشار اختیار کرتی ہیں، پھیلتی ہیں۔ ایسی جماعت کو یہ لوگ ہرانے کے لئے نکلے ہیں جب اپنے محفوظ قلعوں میں بھی لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ قوانین کی دیواریں کھڑی کر لیں اپنے ارد گرد۔ اور اس کے باوجود روتے رہے اور آج تک رو رہے ہیں کہ پھر بھی ہم احمدیت کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہے۔ ہماری دیواروں میں دراڑیں ڈال دی ہیں ان لوگوں نے۔ آج بھی تبلیغ جاری ہے اُسی طرح آج بھی نفاذ ہی کر رہے ہیں ایک عالم کے احکام کو۔ آج بھی اپنے اسلام پتہ بر ملا عمل کر رہے ہیں۔ یہ اعلان بھی ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔

توحین کی قلعہ بندیوں کا یہ حال تھا۔ ان کو سوجھی کیا کہ وہ دیواریں توڑ کر خود نکل آئے ہیں؟ ان کے تو مقدر میں مار اور پھر مار اور پھر مار ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی مار وہ مار نہیں ہے جیسی تم سمجھتے ہو کہ مار ہوا کرتی ہے ہماری مار تو یہ ہو گی کہ جتنا تم احمدیوں کو کم کرنے کی کوشش کرو گے تمہارے جگہ گوشوں میں سے ہم احمدی پیدا کر کے دکھائیں گے۔ تمہارے دل کے ٹکڑے تمہاری چھاتیوں سے نکل نکل کر ہماری چھاتیوں میں جگہ ڈھونڈیں گے۔ اسی طرح احمدیت خدا کے فضل سے پھیلے گی۔

یہ ہے احمدیت کا انتقام

تمہاری کیا مجال ہے جماعت احمدیہ کا مقابلہ کر سکو اور ہر طرح سے تمہاری ہر کوشش ایک بالکل برعکس نتیجہ پیدا کرتی چلی جارہی ہے۔

خلافت سے جماعت احمدیہ کو پہلے بھی محبت تھی، پہلے بھی اطاعت کے رنگ میں رنگین تھی۔ لیکن جتنا تم دکھ دینے میں بڑھ رہے ہو اتنا ہی ان کی محبت ایک نئے انقلابی دور میں داخل ہوتی چلی جارہی ہے۔ پہلے بھی خلفاء تحریک کیا کرتے تھے، جماعت ہمیشہ اُن تحریکات پر لبیک کہتی تھی، قربانیاں دیتی تھی، کبھی بھی تحریکات کو ناکام نہیں ہونے دیا۔ لیکن اب تو بالکل اور ہی منظر مجھے نظر آرہا ہے۔ اب تو یوں لگتا ہے جیسے منہ سے بات نکلی تو وہ کہتے ہیں کہ مٹی نہیں لگنے دینی اس کو۔ سر آنکھوں پر اٹھاتے ہیں، دل میں بٹھاتے ہیں۔ اور میری بہت وسیع، بلند توقعات ہیں آپ سے۔ لیکن ہر دفعہ میری توقعات سے بڑھ کر آپ محبت اور اطاعت کا سلوک کرتے ہیں یہ برکتیں کون پیدا کر سکتا تھا جماعت میں؟ محض اللہ کا فضل ہے اور یہ تمہاری کوششوں کو ناکام دکھانا ہے خدا تعالیٰ نے اُن کو تمہارے دلوں کی حسرات بنانا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ ایک تبدیلی پیدا کرتا چلا جارہا ہے۔ اس لئے نکلو، شوق سے نکلو، تمام دنیا میں نکلو، جہاں جہاں تم جاؤ گے خدا کی قسم وہاں وہاں احمدیت کا پودا پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ بڑھنے اور پھولنے لگے گا۔ اور پھلنے لگے گا ایک کے ہزار ہوتے چلے جائیں گے۔ ہماری یہ تقدیر تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بتا چکے ہیں وہ مقبول دعاؤں کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے

اک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں
حق پہ نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں

یہ ہے ہماری جماعت کی تقدیر۔

اگر زور لگتا ہے تو بدل کے دکھادو۔ کبھی تم اس کو بدل نہیں سکو گے۔

یہ تحریک جو میں نے ابھی پیچھے کی تھی۔ گزشتہ سے پیوستہ جمعہ میں پریس کے لئے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مجھے بڑی بلند توقعات ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سے۔ اور یہ مشاہدہ کی بات ہے یہ کوئی محض نظریاتی بات نہیں جتنا مشاہدہ مجھے ہے تفصیل کے ساتھ احمدیوں کے دلوں میں جھانکنے کا ساری دنیا میں ایک بھی انسان ایسا نہیں ہے جو یہ دعویٰ کر سکتا ہو کہ اس طرح لاکھوں آدمیوں کے ساتھ میرا ذاتی تعلق ہے اور میں ان کی دل کی کیفیات کو جانتا ہوں۔ کوئی نظام ہی نہیں ہے ایسا جیسا کہیں اور تو پتہ کس طرح کسی کو لگے؟ اُن کے رسمی تعلقات، اُن کے رسمی آپس کے واسطے، خط و کتابت

اِرشادِ نبوی ؐ

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

ترجمہ

دعا ہی تو اصل عبادت ہے

محتاج دعا: منجانب اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹرا)

بھی ہو تو سب کو پتہ ہوں گے خدا بیعت لاکھوں خطوط آتے ہیں شاید دس کا بھی پتہ چلے
کسی کو کہ کیا آیا تھا اور کیا لکھا تھا ؟ سب ڈ سکر سٹے ہیں ، بنا دیتی ہیں ایک نظام
خلافت ہے جو خدا کے فضل سے

اک زندہ اور فعال تعلق

رکھتا ہے جماعت احمدیہ سے اور جماعت احمدیہ ہے جو اک زندہ اور فعال تعلق
رکھتی ہے اپنے نظام خلافت سے ۔ اپنے دل کے سب حال بیان کرتے ہیں جس
طرح باپ سے بیٹا بیان کرتا ہے ۔ اس سے بھی زیادہ بے تکلفی کے ساتھ ۔
جس طرح ماں سے بیٹی کھل جاتی ہے اس سے بھی زیادہ بے تکلفی اور اعتماد کے
ساتھ اپنے سارے دل کی باتیں کھول دیتے ہیں ۔ اُن پر مشورے لیتے ہیں ، حالات
بیان کرتے ہیں ، دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں دعائیں کرتے ہیں ، نظام خلافت
تو ایک عجیب چیز ہے کوئی باہر کی دنیا والا تصور کر ہی نہیں سکتا ۔ جتنا چاہے
زور لگا کے دیکھ لے ۔ اُس کا تصور نظام خلافت کے قدموں تک نہیں پہنچ سکتا
احمدی ہیں جن میں نظام خلافت وراثت کے طور پر رائج ہے ، ایک جاری
سلسلہ ہے زندگی کا اس لئے آپ جانتے ہیں یہ زبان یا میں جانتا ہوں اور وہ
خدا جانتا ہے جس نے یہ عطائیں کی ہیں ہم پر ، بے شمار احسانات فرماتے ہیں
ہمارے غیر کو اس کی خبر نہیں ہو سکتی
پس جب میں نے تحریک کی تو

ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ کی تحریک

کی پریس کے لئے اور وہ بھی ضرورت دراصل احمدیت کی فتح کا ایک نشان تھا
ان کی کوشش ، ان کی ہر جہد مخالفانہ ، جس قدر بھی یہ زور مار سکتے تھے
اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کثرت کے ساتھ لٹریچر کی طلب پیدا ہوئی کہ اب
ہمارے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ عام جو رسمی ذرائع ہیں اُن کے ذریعے ہم
اس ضرورت کو پورا کر سکیں ۔ ہر روز نئے خیالات دل میں اُٹھتے ہیں ، ہر
روز نئے نئے مضامین اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے ساری جماعت کے اجتماعی
دماغ کو اور اس کے نتیجے میں جس طرح ہمیں پہنچنا چاہیئے لوگوں تک اُس کے
لئے لازمی تھا کہ ہم اپنا ایک جدید پریس اگر پریس نہیں تو جدید کمپیوٹر سے
کتابت کا نظام اپنا اختیار کر لیں ۔ کیونکہ زیادہ دیر اسی میں لگا کرتی ہیں ۔ میں
نے زیادہ یہ سوچ کر کہ پہلے "یورپین تحریک" ہے اور بہت غیر معمولی جماعت
نے قربانی کی ہے "ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ" کی تحریک کی تھی اور یہ تو یقین تھا کہ
ڈیڑھ لاکھ پورا ہو جائے گا ۔ لیکن یہ خیال نہیں تھا کہ اس تیزی سے جماعت
اس طرح فدائیت کے ساتھ پیش کرے گی کہ ابھی دو تین ملکوں کا بھی پورے
وعدے نہیں ملے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ سات ہزار پاؤنڈ
کے وعدے ہو چکے ہیں ۔ صرف لندن کے امیر صاحب نے لندن کی جماعت
کی طرف سے پچاس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کیا ۔ اور اس میں سے تفصیلی افراد کی وعدے
اب تک چونتیس ہزار پاؤنڈ کے مل چکے ہیں اور ابھی لندن کی بھاری اکثریت
باقی ہے حصہ لینے والی اور انگلستان کی جماعتوں کو چونکہ خطبہ دیر سے پہنچا
ابھی وہاں سے پوری RESPONSE ہی شروع نہیں ہوئی ۔ اور اُن کے بھی
غالباً چودہ ہزار پاؤنڈ کے صرف ابھی تک آئے ہیں وعدے ۔ اور صرف
انگلستان کے ہی گویا کہ چونسٹھ ہزار پاؤنڈ کے وعدے ہو چکے ہیں ۔ اور باقی
جیسا کہ میں نے بیان کیا ابھی آنے والے ہیں ۔ امریکہ پڑا ہوا ہے ، کینیڈا پڑا ہوا
ہے ، پاکستان پڑا ہوا ہے ، بہت سے گلف (ممالک) کے علاقے خالی پڑے
ہوئے ہیں ابھی تک ، آسٹریلیا ہے ، انڈونیشیا ہے ، تمام افریقن ممالک ہیں
ابھی تو جماعت کا ایک بہت ہی معمولی جزو ہے جس نے حصہ لیا ہے ۔ اور
جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک لاکھ پاؤنڈ سے اوپر وعدے ہو چکے
ہیں اور وصولی بھی تیزی کے ساتھ ساتھ جاری ہے اس لئے اس میں تو

وہم کا سوال ہی کوئی نہیں

یہ ڈیڑھ لاکھ پورا ہو گا یا نہیں ہو گا ۔ مجھے توقع ہے کہ انشاء اللہ ڈیڑھ لاکھ بھی
RUNING EXPENSES
پورا ہو گا اور آگے جو یہ فکر تھی کہ اس کے

اخراجات کیسے چلیں گے ؟ وہ بھی انشاء اللہ مزید تحریک کی ضرورت نہیں پڑے
گی اسی تحریک سے ہی اللہ تعالیٰ اُن کا بھی انتظام فرما دے گا ۔
تو یہ ساری برکتیں ہیں اسی مخالفت کی یعنی ویسے تو اللہ کے فضل کی برکتیں ہیں ،
مگر مخالفت نے بھی ایک حصہ لیا ہے ۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ کے نام پر
آپ کو دُکھ دے کر رزق کما رہے ہوں اور ہمارا رزق نہ ساتھ بڑھ رہا ہو ۔ اس
لیئے ہمارا رزق تو بڑھنا ہی بڑھتا ہے ۔ جب یہ اپنا ناپاک رزق بڑھاتے ہیں تو
اللہ تعالیٰ ہمارا پاک رزق بڑی شرت کے ساتھ بڑھانے لگتا ہے ۔ اور یہ ہو
نہیں سکتا کہ رزق کی دوڑ میں اللہ تعالیٰ جماعت کے طیب رزق کو ان کے
غیر طیّب رزق سے پیچھے رہنے دے ۔ اس رزق نے آگے ہی آگے بڑھنا ہے
اللہ کے فضل کے ساتھ ۔
اب ایک حصہ رہتا ہے اس سلسلے میں جس کی میں تحریک کرنی چاہتا ہوں
اور وہ ہے

اچھی قسم کے ٹائپسٹ کا وقف

کرنا ۔ یہ جو کمپیوٹرائزڈ پریس نہیں کہنا چاہیئے یہ جو لکھنے کا نظام ہم خرید رہے
ہیں ٹائپنگ کا ، اس میں دنیا کی تقریباً تمام زبانیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے
ساتھ ہمیں کور ہو جائیں گی ۔ اور جاپانی ، انڈونیشین بھی ، فنش بھی ، رشین
بھی ، اٹیلین ، اردو ، ہندی ، گورمکھی ، ہر چیز اس میں کور ہو سکتی ہے ۔ اور
نہایت اعلیٰ ٹائپ ہے ۔ اور کمپیوٹرائزڈ ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی
اُس میں سہولت ، چیکنگ کی ، غلطیاں نکالنے کی ، ہر چیز موجود ہے اور
معمولی سی رقم مزید خرچ کرنے پر ایک پوری نئی زبان کے لئے جو مشینری
کی ضرورت ہے وہ ساتھ اٹیچ (ATTACH) ہو سکتی ہے ۔ تو اس لئے
اس میں ہمیں اب

اچھے کارکنوں کی ضرورت

پیش آئے گی ۔ اُن سے جو ہم نے جائزہ لیا ہے ماہرین سے وہ کہتے ہیں کہ اس
قسم کے ٹائپ میں یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ انسان زبان جانتا ہو ۔ ہم
سے یہ فن سیکھ لے اور ہم خود سکھا دیں گے اس کو ۔ کسی زبان کا بھی
ٹائپسٹ ہو صرف وہ لیٹرز سے جو حروف لکھے ہوتے ہیں اُن سے شناسائی
کر لے اور اس کو زبان کے معنے آنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ یعنی یہاں
بیٹھے جو ہم آدمی ٹرینڈ کر لیں گے وہ فنش زبان میں اس کو دیں کتابیں تب بھی
وہ ٹائپ کر لیں گے رشین زبان میں دیں تب بھی وہ ٹائپ کر لیں گے اور
کم و بیش اسی رفتار سے اور پر وہ یہ کام نکال سکتے ہیں ۔ حروف کی شناسائی
بس اتنی کافی ہے ۔ تو اس کے لئے بہر حال جماعت احمدیہ کے اندر ہمیشہ
دونوں پہلو متوازن رہے ہیں ۔ انفس یعنی نفوس کی قربانی اور اموال کی
قربانی ۔ اور یہ ایسی جماعت ہے جس میں یہ توازن بھی اس کے ایک امتیاز
کی علامت ہے یعنی کبھی آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ میں مالی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
کراچی میں اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں !
الرؤف جیولرز
۱۴ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر ۶۶-۷۱۲)

قربانی کی تحریک کی گئی ہو اور وہی کافی سمجھی گئی ہو۔ جان کی قربانی، وقت کی قربانی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ تمام اقدار کی قربانی ساتھ چلتی ہے اور

یہی متوازن شکل ہے روحانی جماعتوں کی

جو قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اگر یہ چیزیں ساتھ نہ ہوں تو پھر ——— قسم کے لوگ بن جائیں۔ یعنی پیسے کے ذریعے کام چلانے والے یا پیسے کے ذریعے اپنی خدمات پیش کرنے والے۔ اور اس کے نتیجے میں یہ چونکہ روح ہے جماعت کی کہ وقف ساتھ چل رہا ہے وقت کا وقف خواہ وہ جزوی ہو خواہ وہ ساری عمر کا ہو۔ اس کے نتیجے میں ایک مخفی دولت ہے جماعت کی جو اعداد و شمار میں ظاہر کی ہی نہیں جا سکتی کروڑوں روپیہ کا اگر چندہ ہے تو کروڑ ہا کروڑ روپے کا وقت ہے جماعت احمدیہ کا اور اُن کی صلاحیتیں ہیں جو دنیا کے معاوضہ کے بغیر استعمال ہو رہی ہیں۔ اگر اُن ساری صلاحیتوں کو آپ خریدیں تو کم از کم تین گنا زیادہ روپے کی ضرورت ہے اور یہ جو میرا اندازہ ہے یہ محفوظ اندازہ ہے۔ پس جماعت احمدیہ تو نیکیوں کا ایک آئس برگ (ICE BERG) ہے جس کا 1/8 ظاہر ہو رہا ہوتا ہے اور 7/8 سمندر میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ بس اتنی سی چوٹی ہے۔ حالانکہ قانون قدرت نے اس کے 7/8 حصے کو چھپایا ہوا ہوتا ہے نظر سے۔ تو بعض لوگ بدیوں کے آئس برگ ہوتے ہیں۔ وہ جتنا ظاہر کرتے ہیں اس سے زیادہ بدیاں دل میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وما تخفی صدورھم اکبر ایسے لوگوں کے دلوں نے جو بدیاں چھپائی ہوئی ہیں وہ اُس سے زیادہ ہوتی ہیں جو منہ سے بول رہے ہوتے ہیں۔ اور کچھ لوگ

نیکیوں کے آئس برگ

ہوتے ہیں وہ خدا کی راہ میں جتنا پیش کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ ہے جو مخفی طور پر دے رہے ہوتے ہیں اور دنیا کو پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ وہ کیا واقعہ ہو رہا ہے؟

چنانچہ جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ میں یہ خدمت میں یہ حصہ ایک نمایاں حصہ ہے جو دراصل برکتوں کا ضامن ہے اور علاوہ اس وقف کے ساری جماعت مسلسل اپنے وقت کو خرچ کر رہی ہے خدا تعالیٰ کی خاطر۔ اور اُن اَن گنت خطرات کی ہر لمحہ ہونے والی قربانیوں کو اگر آپ شمار کریں اور CONVERT کر لیں پیسوں میں تو جماعت ایک بہت ہی عظیم الشان دنیا کی طاقت کے طور پر ابھر سکتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ لوگ رُعب کھاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں بڑا پیسہ ہے جماعت کے پاس۔ اور احمدی بے چاری ساتھ یہی کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو بڑی غریب جماعت ہیں اور ہمارے پاس کہاں سے پیسہ؟ تو تم کہاں سے غریب جماعت ہو گئے تمہاری ساری مجموعی طاقت جو ہے وہ ایک عظیم طاقت دو جماعت کی طاقت ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تمہارا ضامن ہے۔

خدا کی رحمت اور حفاظت کا سایہ

تمہارے سروں پہ ہے تم سے زیادہ امیر جماعت دنیا میں ہو ہی کوئی نہیں سکتی اس معنی کہ کہ ہاں ہم ہیں لیکن اس سے زیادہ ہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو تمہارے پیچھے تمام دنیا کے خزانوں کے مالک کی طاقتیں بھی شامل ہیں۔ دنیا کی سب سے توانا ہستی بلکہ کائنات کی سب سے بڑی ہستی وہ جو قوتوں کا سرچشمہ ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا وہ ہماری پشت پناہی کر رہا ہے۔ اس لیے ہم نہ غریب جماعت ہیں نہ کمزور جماعت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم نے لازماً آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے کوئی دشمن نہیں پیدا ہوا نہ ہوگا۔ آپ کے دیکھنے میں، نہ آپ کی اولادیں ایسا دشمن دیکھیں گی جو آپ پر غالب آسکے یا آپ کی اولادوں پر غالب آسکے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت تک یہی تقدیر خدا کی تو جاری ہو چکی ہے اور جاری رہے گی آپ ستے ہر حال بڑھتا ہے،

ہر حالت میں بڑھتا ہے، دُکھوں میں بھی بڑھتا ہے، سُکھوں میں بھی بڑھتا ہے، اندھیروں میں بھی بڑھتا ہے، روشنیوں میں بھی بڑھتا ہے، تکلیف میں بھی بڑھتا ہے، راحت و آرام میں بھی بڑھتا ہے، بڑھنا آپ کا مقدر ہے اور یہ وہ مقدر ہے جسے دشمن اب تبدیل نہیں کر سکتا۔

پس

وقف کی یہ چھوٹی سی تحریک بھی میں کرتا ہوں

کہ اگر کوئی ایسے دوست ہوں جو ٹائپ کا کام جانتے ہوں اور جو ریٹائر ہو چکے ہوں۔ جن کے اندر خدا تعالیٰ نے صلاحیت بخشی ہو محنت کی تو ایسے دوست وقف کریں اور ان کو پھر ہم ٹریننگ دیں گے خود۔ اور میرے ذہن میں یہ نقشہ ہے جس قسم کا کام جماعت کا ہمیں رہا ہے لٹریچر میں کہ ہمیں آٹھ گھنٹے کی شفٹ کی بجائے بہت جلد چوبیس گھنٹے کی شفٹ کے طور پر چوبیس گھنٹے کام لینا پڑے گا اس مشین سے۔ تو کم از کم ہمیں تین شخص چاہئیں کہ ایک ٹائپسٹ آئے جو جگہ چھوڑے تو دوسرا اس کی جگہ آجائے پھر اس کی جگہ تیسرا آجائے۔ اور اس طرح تین یا چار یا جتنی دیر بھی ہم معلوم کر لیں گے کہ زیادہ ایفی شینسی (EFFICIENCY) کے ساتھ کوئی شخص ٹائپ کر سکتا ہے اتنے آدمی ہم رکھیں۔ ضروری نہیں آٹھ گھنٹے کی شفٹ ہی ہو۔ اگر تین گھنٹے میں بھرپور کام ملتا ہے تو تین تین گھنٹے کے بعد بدلنا پڑے گا تو ہمیں ایک ٹیم چاہیے اور ایک کمپیوٹر کا ماہر بھی چاہیے جو OVER ALL نگرانی کرے اس کی۔ اور اللہ کے فضل سے پھر دیکھیں آپ کہ کس طرح ساری دنیا میں لٹریچر پھیلتا ہے۔ اب آپ تیاری کریں دعوت الی اللہ میں بھرپور حصہ لینے کی۔ پہلے تو یہ شکوے ہوا کرتے تھے کہ جی ہمارے پاس ہے کچھ نہیں دینے کے لئے۔ تو دینے کے لئے بہت کچھ خدا نے تیار کروا دیا ہے اور ہو رہا ہے پس اب

آپ تبلیغ شروع کریں

جس قوم کا آدمی آپ کو ملے گا انشاءاللہ اس قوم کا لٹریچر آپ کو مہیا کر دیا جائے گا جس قوم کی زبان جاننے والا آدمی ملے گا اس قوم کی کیسٹ بھی مہیا کی جائے گی اس قوم کی VIDIO بھی مہیا کر دی جائے گی اور خدا کے فضل سے اِن چیزوں کا ابھی سے (حالانکہ ابھی آغاز ہے) بہت ہی اچھا پھل ہمیں ملنا شروع ہو گیا ہے اور بیعتوں میں ساری دنیا میں بہت نمایاں اضافہ ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اعلان نکاح اور تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۶ کو خاکسار نے اپنی بچی امۃ البشارت سلمہا کا نکاح عزیز الرحمان سلمہٗ ابن مکرم نیاز محمد صاحب آف بچہ برگ (کشمیر) کے ساتھ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر بمقام قندھار اپنے غریب خانہ پر پڑھا اور مناسب موقعہ خطبہ دیا۔ ایجاب وقبول کے بعد مکرم مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے دُعا کرائی۔ اس موقعہ پر احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی موجود تھے۔ ان پر خاکسار کے خطبہ نکاح اور نماز باجماعت کا بہت نیک اور گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد ساڑھے تین بجے تک خاکسار نے تبلیغی مسائل اور سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد انتہائی سادگی کے ساتھ بچی کو رخصت کیا گیا جس کا غیر احمدی احباب پر گہرا اثر ہوا۔

مکرم حوالدار غلام نبی صاحب جو کہ عزیز الرحمان صاحب کے بڑے بھائی ہیں نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۱۲۰/- روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً تمام بزرگان سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ کے لئے اور فریقین کے لئے برکت اور رحمت کا موجب بنائے آمین۔

خاکسار:۔ شیخ حمید اللہ سابق مبلغ سلسلہ

ایک محکم دلیل جس نے تونس اور مراکش کی آزادی کی راہ ہموار کر دی

از مکرم ابوطاہر صاحب فارانی ۔ لاہور (پاکستان)

جب تونس کی آزادی کا مسئلہ اقوام متحدہ میں زیر بحث آیا اُس وقت سید احمد شاہ بخاری اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب تھے انہیں یہ ڈر تھا کہ اقوام متحدہ کے میثاق کی [illegible] نمبر ۲ کی شق ۷ ضرور راستے میں حائل ہوگی۔ پاکستانی وفد کے قائد چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو اُن سے اتفاق نہ تھا یہاں تک کہ بحث شروع ہوئی اور کوئی مشکل اس سوال کی وجہ سے پیدا نہ ہوئی جس کے بعد بخاری صاحب نہ صرف مطمئن ہو گئے بلکہ بڑی مضبوطی اور اعتماد کے ساتھ چوہدری [illegible] کے اس موقف کی تائید کرنے لگے کہ تونس اور مراکش کی آزادی کا مسئلہ بین الاقوامی مسئلہ ہے فرانس کا داخلی مسئلہ نہیں۔

جب فرانسیسی وفد نے یہ دیکھا کہ پاکستان تونس اور مراکش کی حمایت میں پیش پیش ہے تو تونس کے مسئلہ پر بحث کے دوران اُن کی طرف سے بہت [illegible] پمفلٹ اراکین اسمبلی میں تقسیم کیا گیا جس میں اعداد و شمار سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ تونس رفاہ عام کے ہر شعبہ میں پاکستان سے کہیں آگے ہے۔

یہ پمفلٹ ایک صبح ہر ملک کے نمائندے کی میز پر پایا گیا چوہدری محمد ظفر اللہ خان قائد وفد پاکستان نے اس پر ایک اُچٹتی سی نگاہ ڈالی اور ایک طرف رکھ دیا اس پمفلٹ میں تونس کا مقابلہ صرف پاکستان سے کیا گیا تھا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ آزادی کے باوجود پاکستان میں رفاہ عام کے شعبوں کی رفتار تونس سے [illegible] سست ہے اور تونس کو یہ ترقی فرانس کے زیر اقتدار رہنے کے باعث نصیب ہوئی ہے۔ چوہدری صاحب کے اس پمفلٹ کو ایک طرف رکھتے ہی چوہدری صاحب کے ساتھ کمیٹی کے معاون جناب آغا شاہی نے اسے اُٹھا لیا اور اسے پڑھنے لگے اور تھوڑی ہی دیر بعد بڑی گھبراہٹ میں چوہدری صاحب سے کہا کہ اس پمفلٹ میں دیئے جانے والے اعداد و شمار آزادی سے پہلے کے ہیں آزادی کے بعد پاکستان کے بیشتر شعبوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے جسے اس پمفلٹ میں ظاہر نہیں کیا گیا اور پھر چوہدری صاحب سے دریافت کیا

آغا شاہی ۔۔ "آپ کتنی جلدی اس کا جواب دینا چاہتے ہیں؟"

چوہدری صاحب نے ذرا لاپروائی کے لہجے میں فرمایا ۔۔ کوئی جلدی نہیں۔ آغا شاہی سمجھے کہ شاید چوہدری صاحب اس پمفلٹ کی اہمیت کو نہیں سمجھے تھوڑی دیر کے بعد پھر کہا ۔ "میں جا کر اعداد و شمار کی پڑتال کر لوں"۔ چوہدری صاحب نے اس بے نیازی سے پھر جواب میں کہا "آپ زحمت نہ کریں"۔ اس کے بعد وہ چند منٹ تو چپ رہے پھر بول اُٹھے "۔۔ صاحب اس کا جواب تو ضرور دینا چاہیئے"۔ چوہدری صاحب نے پھر یہ کہہ کر ٹال دیا کہ "دیکھا جائیگا"۔ اس پر وہ خاموش تو ہو گئے لیکن اُن کا اطمینان نہ ہوا۔

یہاں تک کہ پاکستانی وفد کے قائد کی طرف سے جواب کا وقت آ گیا تو چوہدری صاحب نے اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا آگے اب انہی کی زبان سے سنیئے فرمایا:

"۔۔۔ میں نے کہا ہمیں افسوس ہے کہ ان مسائل پر بحث کے دوران فرانسیسی مندوبین اسمبلی کے اجلاس سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور اُن کی طرف سے اس مسئلہ پر کوئی روشنی نہیں ڈالی جاتی اس لئے ہمیں ان کے نقطہ نظر سے آگاہی نہیں ہوتی لیکن ہم ممنون ہیں کہ آج انہوں نے کسی حد تک ہماری لاعلمی کے ازالے کی سعی اس پمفلٹ کے ذریعہ کی ہے جو اراکین اسمبلی میں تقسیم کیا گیا ہے ممکن ہے [illegible] اراکین اکثر ان اعداد و شمار کا تجزیہ نہ کر پائے ہوں جو اس پمفلٹ میں درج ہیں اور اس لئے ان سے صحیح نتیجہ اخذ کرنے کے قابل نہ ہوں۔ لہٰذا میں ان کی اطلاع کے لئے ہر صفحہ کا خلاصہ انہیں سنا دیتا ہوں چند منٹوں میں ہر شعبہ کا خلاصہ کمیٹی کے روبرو پیش کر دینے کے بعد میں نے کہا

۔۔۔ ہم بحث کی خاطر یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ تونس رفاہ عام کے شعبے میں پاکستان کی نسبت کہیں آگے ہے مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ "باردو" کے معاہدے کی رو سے بعض اختیارات اس غرض سے فرانس کو سونپ دیئے گئے تھے کہ فرانس ان اختیارات کو استعمال کر کے تونس کے داخلی شعبوں میں مناسب اصلاح کرے تونس کا کہنا ہے کہ فرانس معاہدے کے مقاصد کو پورا کر چکا ہے اس لئے اب وہ اختیارات جو فرانس کو تفویض کئے گئے تھے تونس کو واپس ہونے چاہئیں۔ فرانس کی طرف سے اس پمفلٹ میں ثبوت مہیا کیا گیا ہے کہ تونس نے شعبوں میں اس قدر ترقی کی ہے کہ وہ پاکستان سے بھی کہیں آگے نکل گیا ہے ہم اسے درست تسلیم کرتے ہوئے فرانسیسی نمائندوں سے صرف ایک سوال کرتے ہیں کہ اگر حقیقت یہی ہے جو پمفلٹ میں ظاہر کی گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ پاکستان تو آج سے پانچ سال قبل آزاد ہو چکا ہے اور تونس جو پاکستان کی نسبت اس قدر ترقی یافتہ ہے ابھی آزادی کے قابل نہیں سمجھا جاتا؟"

(تحدیث نعمت صفحہ ۵۸۲ و صفحہ ۵۸۳)

اس مسکت و محکم دلیل کے بعد فرانس تونس اور مراکش دونوں کے بارے میں کوئی دلیل پیش کرنے کے قابل نہ رہا جس کے بنا پر یہ گردانا جاتا کہ ابھی یہ دونوں ملک آزادی کے قابل نہیں ہیں۔ فرانس کا چونکہ اقوام متحدہ میں اثر و رسوخ بہت تھا اس لئے وہ اسمبلی میں کچھ عرصہ اس مسئلے پر ٹال مٹول کرتا رہا ایک بار تو اس نے جھنجھلا کر سلطان مراکش کو جلاوطن کر دیا اور ان کے مقابل پاشا آف مراکش کو کھڑا کرنے کی کوشش کی لیکن یہ تدبیر بھی ناکام ثابت ہوئی۔ ملک بھر میں اس اقدام کے خلاف اس غیظ و غضب سے احتجاج ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سلطان فاتحانہ شان و شوکت سے مراکش واپس آئے اور پاشا آف مراکش نے دربار میں گھٹنوں کے بل چل کر ان کی اطاعت کا اعلان کیا اور اپنے قصور کی معافی طلب کی۔

بشکریہ ہفت روزہ لاہور
۲۴ / اگست ۱۹۸۵ء صفحہ ۱۲

رباعی

لحظہ از یارِ حق غافل مشو
مبتلائے شاہدِ غافل مشو
ابتداء و انتہا [illegible] یاد کن
رفع خواہی مائلِ سافل مشو
(عبدالرحیم راٹھور)

درخواستہائے دعا

○ ۔ مکرم حبیب اللہ صاحب گوسلا (کراچی) اپنے بیٹے عزیز محمد ظفر اللہ سلمہٗ کی دینی و دنیوی ترقیات اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کے لئے ○ ۔ مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ شموگہ [illegible] مدّات میں پچیس روپے ارسال کر کے اپنے شوہر مکرم عبد القادر صاحب تلاپوری جو ہسپتال میں زیر علاج ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ○ ۔ مکرم شمیم احمد صاحب ٹریل بمبئی اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور خادم دین بننے کے لئے ○ ۔ مکرم ایس اے منیر احمد صاحب مانگرولو قریباً چار سال سے پاؤں میں جلن اور پندرہ سال سے ہیڈ پریشر کی تکلیف سے دوچار ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ○ ۔ مکرم فضل عمر محمود صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے والدین کی صحت و سلامتی والد صاحب کے کاروبار میں برکت جو [illegible] خود کے کامیاب داعی الی اللہ بننے اور جماعت احمدیہ اڑیسہ کے افراد مکرم محمد راشد صاحب، مکرم سردار احمد صاحب مکرم اسرار احمد صاحب مکرم انیس احمد صاحب شیلر مکرم منیر احمد صاحب اور مکرمہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم محمد خان احمد صاحب اور اُن سب کے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ اور رضائے الٰہی کی راہوں پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے ○ ۔ محترمہ جہاں آرا صاحبہ آف کیرنگ [illegible] کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں بیس روپے دو وصیتی [illegible] ارسال کر کے دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ○ ۔ مکرم قریشی اختر حسین صاحب نزیل قادیان اپنی والدہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ (ادارہ)

"عالمی عدالت کی صدارت کیلئے میرا انتخاب"

از قلم محترم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہٗ

"عالمی عدالت کے پندرہ ججوں میں سے پانچ کی نو سالہ میعاد ہر تیسرے سال ۵ر فروری کو ختم ہوتی ہے اس میعاد کے ختم ہونے سے قبل اقوام متحدہ میں ان پانچ ججوں کی نشست پُر کرنے کے لئے انتخاب ہوتا ہے۔ جب نئے جج اپنے فرائض ۶ر فروری سے سنبھال چکتے ہیں تو عدالت کا پہلا کام صدر کا انتخاب ہوتا ہے۔ صدارت کے عہدے کی میعاد تین سال ہے۔ یہ انتخاب خفیہ رائے شماری کے ذریعے سے عمل میں آتا ہے ۱۹۷۰ء میں اس انتخاب کے لئے ۱۸ر فروری کا دن تجویز ہوا۔ صدارت کے لئے دو اور ججوں کے ساتھ میرا نام بھی پیش ہوا تھا۔ انتخاب کے لئے آٹھ آراء کی تائید ضروری ہے۔ انتخاب کی کاروائی دو دن ہوتی رہی آخر کار مطلوبہ کثرت سے زائد آراء میرے حق میں پائی گئیں اور بفضل اللہ میں صدر منتخب ہوا فالحمد للہ۔ میں ایک ضعیف، عاجز، پُر تقصیر انسان ہوں۔ اپنے اندر کوئی خوبی نہیں دیکھتا۔ میرے دوسرے دونوں رفیق جن کے اسماء گرامی انتخاب کی کاروائی میں سامنے آتے رہے کئی اعتبار سے مجھ پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مصلحتوں کو خود ہی جانتا ہے کوئی اور ان کا احاطہ نہیں کر سکتا وہ فضل کرنا چاہے تو کوئی روک نہیں بن سکتا اور اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہو تو کوئی کوشش، کوئی تدبیر، کوئی حیلہ کارگر نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تک اس عدالت کے آٹھ صدر رہ چکے ہیں۔ دو لاطینی امریکن ایک شمالی امریکن۔ چار یورپین۔ ایک آسٹریلین میں پہلا ایشیائی صدر ہوں اور ایشیائی بھی وہ جو مغربی تہذیب اور ثقافت کی اقدار سے بیزار ہے اور جس کی یہ بیزاری اس کے عمل سے ظاہر ہے لیکن اگر اس کی مشیت نے ایک ناکارہ کا ہی انتخاب چاہا تو سہ

نیست از فضل و عطائے او بعید
کور باشد ہر کہ از انکار دید
قادر است و خالق دو جہاں مجید
ہر چہ خواہد مے کند عجز ش کہ دید؟

اس کی قدرتوں کی انتہا نہیں۔ اس انتخاب سے ۳۶ سال قبل والدہ صاحبہ مرحومہ نے ایک مبشر خواب دیکھا تھا جو ان کی وفات کے ۳۲ سال بعد اس انتخاب سے پورا ہوا فالحمد للہ جس رات انہوں نے خواب دیکھا اسی صبح کو مجھ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے سیالکوٹ کے مکان کے فلاں کمرے میں ہوں اور اس کمرے کی کھڑکی کے باہر ایک نہایت دل لبھانے والا کرۂ نور آہستہ آہستہ کھڑکی کی ایک جانب سے دوسری جانب حرکت کر رہا ہے جب کھڑکی کے عین وسط میں پہنچا تو ایک پُر شوکت آواز آئی۔ "ہو گا چیف جسٹس ظفر اللہ خان نصر اللہ خان کا بیٹا"۔ اور خفیف سے وقفے کے بعد پھر اسی طرح یہ الفاظ دہرائے گئے "ہو گا چیف جسٹس ظفر اللہ خان، نصر اللہ خان کا بیٹا"۔ والدہ صاحبہ بفضل اللہ صاحب رویا و کشوف تھیں اور ہم سب کئی بار دیکھ چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے انہیں اس رنگ میں نوازتا ہے۔ وہ خود بھی جانتی تھیں کہ رؤیا، اور کشوف تعبیر طلب ہوتے ہیں اور ان کی اصل حقیقت اپنے وقت پر ہی جا کر آشکار ہوتی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں میں ہندوستانی فیڈرل کورٹ کا سینئر جج تھا اور اگر تقسیم ملک کے بعد میں ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ کرتا تو غالب قیاس یہی تھا کہ آزادی کا اعلان ہونے پر سپریم کورٹ کا چیف جسٹس ہوتا۔ ۳ر جون ۱۹۴۷ء کو برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے تقسیم ملک کے طریق کار کا اعلان کیا اور اس پر میں نے فیڈرل کورٹ کی ججی سے استعفیٰ دے دیا جو ۱۰ر جون سے عمل پذیر ہوا۔ اسی سال دسمبر کے تیسرے ہفتے میں جب میں اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی قیادت سے واپس لوٹا تو قائد اعظم کی ہدایت کے ماتحت بھوپال جانے سے پہلے نواب زادہ لیاقت علی خان صاحب کی خدمت میں لاہور حاضر ہوا انہوں نے جن امکانات کا ذکر فرمایا اُن میں پاکستان کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا عہدہ بھی تھا لیکن ساتھ ہی انہوں نے فرمایا قائد اعظم چاہتے ہیں کہ تم وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھالو پاکستان کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس میاں عبد الرشید صاحب مقرر ہوئے جب اُن کی میعاد اختتام کے قریب پہنچی تو انہوں نے ازراہ نوازش پہلے ٹیلیفون پر اور پھر بالمشافہ مجھے رضامند کرنے کی کوشش کی کہ میرا نام بطور اپنے جانشین کے تجویز کریں لیکن میں بوجوہ رضامند نہ ہوا۔ ۱۹۶۳ء کے عدالتی انتخابات میں جب مجھے دوبارہ عالمی عدالت کی رُکنیت کے لئے منتخب کیا گیا۔ اس وقت عدالت کے اراکین میں سے کئی دوبارہ منتخب شدہ اور دو سہ بارہ منتخب شدہ تھے لیکن ان کے انتخابات بلا فصل ہوئے ہوئے تھے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ایک رکن اپنی میعاد ختم کر کے عدالت سے علیحدہ ہو چکا ہو اور وہ علیحدگی کے بعد وقفہ سے پھر منتخب کر لیا جائے۔ یہ صورت اب تک صرف میرے متعلق ہی پیدا ہوئی ہے۔ عدالت کی رُکنیت پر دوبارہ فائز ہونے پر میرا درجہ میرے پرانے رفقاء کے لحاظ سے پھر سب سے نیچے تھا۔ اب جو غور کرتا ہوں تو میرا عدالت کی صدارت پر منتخب ہونا ضرور ایک اچنبھا ہے اور اس بشارت کو پورا کرنے والی ہے جو انتخاب سے چھتیس سال پہلے میری والدہ صاحبہ کو دی گئی تھی۔ والدہ صاحبہ نے خواب میں جو الفاظ سُنے اُن میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت مرکوز تھی اوّل بطور تسلی اور تصدیق آواز پُر شوکت، تھی۔ پھر وہی الفاظ دہرائے گئے اور الفاظ کی ابتداء ہی میں لفظ ہو گا ظاہر کرتا ہے کہ حالات خواہ موافق نظر آئیں یا نہ یہ ہمارا فیصلہ ہے اور ہو کر رہے گا۔ پھر میرے نام کے ساتھ والد صاحب مرحوم کا نام "نصر اللہ خان" شامل ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بخشش اس کی نصرت کا نشان ہو گی انسانی کوشش کا اس میں دخل نہیں ہو گا فسبحان اللہ وبحمدہٖ ......

...... عالمی عدالت پر میری دوسری مرتبہ رُکنیت کی میعاد ۶ر فروری ۱۹۶۴ء کو شروع ہوئی تھی اور ۵ر فروری ۱۹۷۳ء کو ختم ہونے والی تھی۔ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں جو انتخابات ہونے والے تھے اُن میں میرے مکرر انتخاب کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے میرا نام بھیج دیا گیا تھا۔ ستمبر ۱۹۷۲ء میں مجھے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی خواب میں میں نے دیکھا کہ میں نے اپنی چھڑی حضور اقدسؑ کی خدمت عالیہ میں پیش کی اور حضورؑ ازراہ شفقت اسے تبسم فرما کر قبول فرمایا۔ میں اس خواب کی تعبیر کا مفہوم یہ سمجھا کہ مجھے اب کُلّی طور پر اپنے تئیں خدمت دین کے لئے وقف کر دینا چاہیے۔ میری عمر اسّی سال کو پہنچ رہی تھی۔ ثلث صدی سے زائد عرصہ میں ذیابیطس کا مریض تھا۔ ذہنی اور جسمانی قویٰ کا انحطاط بڑھ رہا تھا۔ میرا دینی علم نہایت محدود تھا۔ اکیس سال کی عمر میں میں نے بیرسٹری کی سند حاصل کی تھی اکیس سال کا عرصہ میں نے وکالت میں صرف کیا قریب سات سال کا عرصہ میں حکومت ہند میں وزیر رہا اور اسی قدر عرصہ پاکستان کے وزیر خارجہ کے فرائض ادا کئے۔ چھ سال ہندوستان کی سب سے اعلیٰ عدالت کا رکن رہا۔ پندرہ سال سے زائد عرصہ عالمی عدالت کی رُکنیت میں گزرا۔ تین سال اُمم متحدہ میں پاکستان کی سفارت سر انجام دی۔ محض اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی سے یہ مواقع میسر آئے اور اسی کی تائید اور نصرت سے اُن کے فرائض کی ادائیگی کی توفیق ملی عالمی عدالت کی رُکنیت سے علیحدہ ہونے پر جس قدر پنشن کا میں حقدار ہو چکا تھا وہ میری ضروریات سے بڑھ کر تھی۔ سو بفضل اللہ اس پہلو سے مجھے کوئی پریشانی نہیں تھی لیکن میری تمام عمر دنیا کے دھندوں میں گزری تھی اور میں اپنے تئیں دین کی کسی پہلو سے خدمت کے قابل نہیں پاتا تھا چونکہ خواب واضح تھا میں نے یہ اقدام تو فوراً کیا کہ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کو لکھ دیا کہ وہ میرا نام عالمی عدالت کی رُکنیت کی اُمیدواری سے واپس لے لیں اور یہ تہیّا کر لیا کہ جس پہلو سے مجھے خدمت دین کا موقعہ

بیشتر آتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم اور اس کی تائید و نصرت پر انحصار کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ... المستعان و ہو علیٰ کل شیء قدیر ....

...... اگر یہ عاجز کوئی خدمت سر انجام دے سکا تو وہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کی ذرہ نوازی اور اس کی عطا کردہ توفیق سے ہوا اور بزرگان اور احباب کی دعائیں اس میں ممد ہوئیں اور جہاں جہاں میں وہ کچھ نہ کر سکا جو کرنے کے لائق تھا اور کرنا چاہتا تھا تو اس کی وجہ خاکسار کی کوتاہی اور غفلت تھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے معاف فرمائے اور درگذر کرے آمین۔

قرآن کریم میں اس کا ارشاد ہے کہ اس کا عفو بہت وسیع ہے اور وہ شفیق اور رؤف و مالک اور مقتدر ہستی گرفت میں جلدی نہیں کرتی۔ میں جب اپنے گریبان کے اندر نگاہ ڈالتا ہوں تو جز تقصیر اور معصیت کے کچھ نہیں دیکھتا اور نہایت ترسان اور لرزاں حالت مجھ پر وارد ہوتی ہے اور جب اس کے عفو اور رحم کا اندازہ کرتا ہوں تو مجھے ڈھارس بندھتی ہے اس کے فضلوں اور انعاموں کو دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں اور اس کا شمار نہیں کر سکتا سجدت لک روحی وجنانی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہونا اپنے لئے سعادت عظمیٰ شمار کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ یہ سعادت فیوض آسمانی کے دروازوں کے کھلنے کا موجب تھی۔ ہستی باری تعالیٰ پر زندہ اور محکم ایمان اور عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ناچیز نے حضور علیہ السلام سے حاصل کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شفقت اور توجہ ایک بہت بڑا انعام تھی آپ کا ارشاد "میاں ہم نے تمہارے لئے بہت بہت دعائیں کی ہیں" کس قدر اطمینان اور تسکین کی خوشخبری تھا۔ آپ کا اس ناچیز کو مبارک ہاتھوں سے لکھے ہوئے ... میں ...... "غفر اللہ ... ارشد و ارحمہ ... کے دعائیہ الفاظ ... کے ساتھ یاد فرمانا اور ہدایت پڑھانا میرے لئے بہت فرحت اور انبساط کا موجب تھا۔ پھر نصف صدی سے زائد عرصہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے جن الطاف واکرام، جس شفقت و محبت، جس توجہ اور احسان کا پیہم مورد یہ عاجز رہا اس کا اندازہ بھی خاکسار کے لئے ممکن نہیں ان سب عنایات میں سے بعض کی کچھ جھلک ان اوراق میں نظر آتی ہوگی۔ اس نصف صدی کے دوران خاکسار یہ محسوس کرتا تھا کہ میری زندگی ایسی ہی محفوظ ہے جیسی ایک طفلک نادان و بے بس کی زندگی اس کی ماں کی گود میں محفوظ ہوتی ہے۔ میری زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں تھا جو حضور اقدس کی توجہ کے فیضان سے متمتع نہ ہو یہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا انعام تھا جس کے کما حقہٗ شکر کی استطاعت بھی یہ عاجز نہیں رکھتا۔

اس عاجز کی زندگی وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا کی مثال چلی جا رہی ہے۔ میرے جسم کا ہر ذرہ زبان بن جائے اور ہر لحظہ باری تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں صرف رہے تو یہ شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اس سے التجا ہے کہ وہ شکر کی توفیق عطا فرمائے بار بار میرے عاجز دل سے یہ صدا نکلتی ہے۔ الٰہی تو نے اپنے پُرتقصیر، پُرمعاصی، غافل بندے کو بہت لاڈلے غلام کی طرح رکھا ہے تو اپنی خاص رحمت اور لطف سے آخر تک ایسا ہی رکھنا اور انجام کار اپنی رحمت کے دروازے اس کے لئے کھلے رکھنا

آمین یا ارحم الرّاحمین

(تحدیث نعمت صفحہ ۳۰ تا صفحہ ۳۲، ۷۴۵)

ولادت

خاکسار کے ہم زلف مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۹ر ... کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش صدر مجلس انصار اللہ کا پوتا اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل ... ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ کا نواسہ ہے۔

نومولود کی صحت و سلامتی اور نیک اور خادم دین بننے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: شکیل احمد طاہر
نامہ نگار اخبار بدر قادیان

عظیم المرتبت خطیب

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ علاقہ وارنگل (آندھرا)

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی عظیم شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ وہ خوش نصیب وجود تھے جنہوں نے نہ صرف سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا بابرکت زمانہ دیکھا بلکہ علی الترتیب چاروں خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کا زمانہ بھی پایا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارت عطا فرمائی تھی کہ:-

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱)

مامور زمانہ کی یہ عظیم الشان پیشگوئی محترم حضرت چوہدری صاحبؓ کے وجود میں ایسی شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری صاحب میں بہت سی ایسی اعلیٰ صلاحیتیں ودیعت کر رکھی تھیں جن کا ایک زمانہ معترف ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء

اس وقت میرے سامنے نذیر الدین احمد کی کتاب "رموز خطابت" (مطبوعہ ۱۹۵۲ء) موجود ہے جس میں مصنف نے فن خطابت پر سیر حاصل بحث کی ہے اور ہندوستان کے نامور خطیبوں کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مصنف مذکور "رموز خطابت" کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں:-

"حالیہ خطیبوں میں عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ابوالکلام آزاد، سر راما سوامی مدلیار، مسٹر ... داؤ اور سر ظفر اللہ خان جیسے عظیم المرتبت خطیب آج بھی اس ہندوستان میں موجود ہیں" (جو باعتبار سیاسی دو حصوں میں منقسم ہے)"

مصنف ان خطیبوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

"متذکرہ بالا ایسے جادو بیان ہیں کہ ان کے نزدیک مجمع کی حیثیت ایک آلہ بے روح کی مانند ہے۔ جب وہ بولتے ہیں تو سارا مجمع ایسا محو سماعت ہوتا ہے کہ قوت فیصلہ اُن سے سلب ہو جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ محترم حضرت چوہدری صاحب کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے اور جماعت کو آپ جیسے ہزاروں عظیم المرتبت خطیب عطا کرے کہ تبلیغ و اشاعت دین کی مہتم بالشان آسمانی مہم کو سر کرنے کے لئے جماعت کو ایسے اعلیٰ اور بلند پایہ جوہروں کی اشد ضرورت ہے آمین اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین:

اظہار تشکر اور درخواست دعا

افسوس کہ میری والدہ محترمہ اہلیہ محترم مولوی محمد ... صاحب مرحوم ... کو بروز پیر بعمر قریباً ... سال اپنے مولا سے حقیقی جا ملیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

محترمہ والدہ صاحبہ ... کی پہلی احمدی خاتون تھیں جنہوں نے اپنے خسر مرحوم کی خاطر تمام غیر احمدی رشتہ داروں کو چھوڑ رکھا تھا ایک رئیس خاندان ... ہونے کے باوجود انہوں نے احمدیت کی خاطر بہت صدمے اور تکالیف اٹھائیں ... جاہ و جلال کی طرف رخ نہ کیا ... قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلندی درجات عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا کرے۔ ... انتہائی نکاح ... پر بہت سارے احباب و خواتین جماعت نے ... تشریف لا کر اور بیرون شہر اپنے خطوط سے تعزیت فرمائی ان سب کی ہمدردی اور ... کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے بذریعہ اخبار بدر ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ہمدردی و خلوص سے نوازتے رہیں: خاکسار۔ زیب النساء ...

عقیدتیں دل کی

عظیم المرتبت شخصیت سے متعلق معاصرین کی چند آراء

"وہ شخص جو اقوام متحدہ میں بھی نماز پڑھتا ہے"

قاہرہ سے شائع ہونے والے مشہور مصری جریدہ "اخر ساعۃ" نے اپنی ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں زیر عنوان "الرّجل الّذی یصلّی فی الامم المتحدۃ" تحریر کیا:

(عربی سے ترجمہ) "ظفر اللہ خان نے عالمی سیاست میں اپنی شخصیت کو منوا لیا ہے۔ اسی وجہ سے امریکی مندوب وارن آسٹن کو کہنا پڑا کہ "ظفر اللہ خان عظیم الشان سیاستدان ہے اور ہمیشہ اپنی تقاریر میں اور عام گفتگو میں بھی عدالت اور انصاف کو ملحوظ رکھتا ہے"۔

جناب ظفر اللہ خان کی شخصیت نہایت پُر رعب اور واجب الاحترام ہے اُن کی عمر ۵۸ سال ہے مگر بظاہر اس سے زیادہ عمر کے معلوم ہوتے ہیں ان کی گول بھری ہوئی چھوٹی داڑھی ہے جس میں سفید بال آ گئے ہیں۔ وہ سُرخ رنگ کی ترکی ٹوپی پہنتے ہیں۔ ظفر اللہ خان نہایت متدین انسان ہیں۔ ہر نماز اپنے وقت پر ادا کرتے ہیں خواہ وہ ہوائی جہاز میں ہوں یا اقوام متحدہ کے گھر میں۔ اُن کا باقاعدہ اور بروقت نماز پڑھنا سب وفود کو معلوم ہے۔ اقوام متحدہ کے آخری اجلاس میں پیرس میں اُن کی نماز کے لئے جگہ مخصوص کر دی گئی تھی۔ ظفر اللہ خان شراب نوشی سے کلّی پرہیز کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے عربی اور مشرقی وفود کی اکثریت اُن کی عزت اور جذبات کے احترام کی خاطر اُن کی موجودگی میں شراب پینے سے اجتناب کرتی ہے۔ ایک دفعہ اُمم متحدہ کی ایک دعوت کے موقعہ پر ایرانی وفد کے لیڈر نصر اللہ انتظام نے ظفر اللہ خان کے وہاں آ جانے کی وجہ سے اپنا شراب کا گلاس چھپا دیا تھا ...

.... ظفر اللہ خان کو اسلامی حکومتوں کی مدد اور اُن کے مطالبہ آزادی کی حمایت پر جو چیز اُکساتی ہے وہ اس کا اسلام کی نشأۃ کے متعلق مذہبی عقیدہ اور ایمان ہے۔

ظفر اللہ خان ایک پاکستانی اسلامی فرقہ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں جس کا نام "احمدیہ فرقہ" ہے اور اس مسلک کے بانی نے اس بناء پر نبوت کا دعویٰ کیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء والمرسلین ہیں اور یہ کہ آپ کے بعد بغیر جدید شریعت کے نبی آ سکتا ہے"۔

بے پناہ جُرأت اور غیرتِ ایمانی

مصر کے نامور مصنف الاستاذ احمد بہاء الدین جو کتاب "فاروق ملکا" (جو مکتبہ "روز الیوسف" قاہرہ میں اواخر ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی) سے ایک اقتباس (ترجمہ از عربی) "شاہ فاروق کی آخری بُرائی حکومتِ پاکستان اور پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کے ساتھ تھی (واقعہ یوں ہوا کہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان ایک دفعہ پاکستان جاتے ہوئے قاہرہ سے گزرے۔ چوہدری صاحب موصوف اپنی جرأت و دلیری میں مشہور ہیں۔ قاہرہ میں انہیں شاہ فاروق سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ چوہدری صاحب نے بیرونی دُنیا میں لمبا عرصہ گزارا ہے اور انہیں فاروق کی ان بد عنوانیوں اور فضولیات کے پڑھنے کا اکثر موقعہ ملا ہے جو خود شاہ فاروق، ملک مصر اور تمام مشرقی ممالک کے لئے بدنامی اور رسوائی کا موجب ہیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے دردمندانہ سلیقہ کے ساتھ شاہ سے کہا کہ:۔

"ساری دُنیا کی نظریں عالم اسلام پر ہیں۔ اسلامی ملکوں کے بیشمار دشمن اُن کی تاک میں ہیں اُن کی لغزشوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان حالات میں مسلم حکومتوں کے سربراہوں اور حکمرانوں کا اوّلین فرض ہے کہ اپنی زندگی میں اسلامی طریقوں کو اختیار کریں اور اس کے قانون کی پابندی کریں تاکہ اُن کی اعلیٰ اور عمدہ زندگی اُن کے اہل ملک کے لئے نمونہ ہو اور تمام دُنیا کے سامنے اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنے"۔

۔۔ شاہ فاروق سمجھ گیا کہ چوہدری صاحب کی کیا مُراد ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور ملاقات ختم کر دی۔ فاروق نے وزیر خارجہ پاکستان کی اس جُرأت پر اپنے غیظ و غضب کو چھپایا اور موقعہ کی تلاش میں رہا اور ساتھ ہی شیخ مخلوف بھی موقعہ ڈھونڈتے رہے جو کہ مفتی الدیار المصریہ کی بجائے صحیح طور پر شاہی محلات کے مفتی کہلانے کے مستحق تھے۔

آخر شیخ مخلوف نے موقعہ پا کر اس سے فائدہ اُٹھایا اور ایک عجیب بیان شائع کر دیا کہ ظفر اللہ خاں قادیانی ہے اور یہ لوگ کافر ہیں شیخ مذکور نے اس پر بس نہ کی تاکہ اس کے بیان کے مقصد پر کچھ تو پردہ پڑا رہتا بلکہ اُس نے آگے چل کر یہ بھی کہہ دیا کہ حکومت پاکستان چونکہ اسلامی حکومت ہے اس لئے اس کا فرض ہے کہ اس کافر وزیر کو اپنی وزارتِ خارجہ سے نکال دے کیونکہ اسلامی سلطنت میں کافر وزیر کا باقی رہنا مناسب نہیں۔ گویا اس طرح یہ کہہ کر شیخ مخلوف نے چوہدری ظفر اللہ خاں کے اس قول کا جواب دیا کہ اسلامی سلطنت میں بدکار بادشاہ کی کوئی جگہ نہیں۔ شیخ مخلوف (جنہیں آلہ کار بنایا گیا تھا) کے بیان پر مصر کے اور پاکستان کے اخبارات نے تردیدی مقالے لکھے۔ اور اس کی تغلیط کی اور ہلالی پاشا نے جو ان دنوں مصر کے وزیر اعظم تھے قسم کھائی کہ شیخ مخلوف کی اس حماقت اور رعونت کی وجہ سے میں اُسے عہدہ افتاء سے معزول کر دوں گا لیکن اُن کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ سابق شاہ مصر فاروق تو شیخ مخلوف کے سر کا بال بیکا نہ ہونے دے گا کیونکہ یہی سر بادشاہ کے لئے حسبِ منشاء فتویٰ اور جواز پیدا کرتا رہتا ہے۔

جنرلِ اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مرحوم مُدیر "صدق جدید" نے ۱۱ر جنوری ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"سر ظفر اللہ خان کے سیاسی خیالات سے یہاں بحث نہیں امتیازی چیز یہ ہے کہ اتنا بڑا اعزاز ایک کلمہ گو کو یہ مغربی اور مادی دُنیا بخش کر رہی ہے ۔۔۔ یاد ہوگا کہ مجلس اقوام کی جنرل اسمبلی کی کرسی صدارت سے آیات قرآنی رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَیَسِّرْ لِی اَمْرِی کی تلاوت اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار انہیں ظفر اللہ خان نے کی تھی اور چند سال اُدھر جب مغربی پاکستان میں رات کے پچھلے پہر ریل کا ایک حادثہ عظیم پیش آیا تھا تو اس وقت بھی یہی ظفر اللہ خان وزیر خارجہ اپنے سیلون میں نماز تہجد ادا کرتے پائے گئے تھے"۔

فرائض منصبی کی ادائیگی اور تبلیغ اسلام

جناب مُلّا واحدی دہلوی نے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مجریہ ۲۱ر نومبر ۱۹۶۳ء میں لکھا کہ محترم حضرت چوہدری صاحب نے ایک دفعہ بر دورانِ گفتگو مجھ سے فرمایا "میں جب امریکہ اور یورپ ... میں ہوتا ہوں تو تعطیلات میں ... کی طرف چلا جاتا ہوں وہاں ہفتوں ٹھہرتا ہوں اور تبلیغ کرتا ہوں ... بے شمار دوست ہیں اور ٹھہرنے کے ٹھکانے ہیں مجھے اور کوئی شغل نہیں ہے۔ سینما اور سینما قسم کی چیزوں سے واسطہ نہیں رکھتا۔ ڈنروں اور انجمنوں میں بھی اپنا ... ہو جاتا ... کہ فرائض منصبی مجبور کرتے ہیں ورنہ حقیقتاً دلچسپی اور ہی کاموں سے ہے یا فرائض منصبی ... میرا یا تبلیغ ہے"۔

شرمناک ناشکرے پن کا ثبوت

تحقیقاتی عدالت (مشتمل بر سابق چیف جسٹس پاکستان محمد منیر و جسٹس ایم آر کیانی مرحوم) کی تاریخی رپورٹ صفحہ ۲۰۹ سے ایک اقتباس :-

"چوہدری ظفر اللہ خان نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔ ان کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالت تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ شرمناک ناشکرے پن کا ثبوت ہے"۔

سٹیٹ سکالرشپ حاصل کرنے والے پہلے مسلمان

روزنامہ چٹان لاہور ۲۲ر مارچ ۱۹۶۵ء کے حوالے سے جناب پروفیسر محمد سرور صاحب کے مضمون " ظفر حسن ایبک کی آپ بیتی" سے خود ظفر حسن صاحب کا نوشتہ ایک اقتباس :-

" مجھ سے یہی توقع کی جاتی تھی کہ میں سٹیٹ سکالرشپ لے کر ولایت جا سکوں گا۔ چوہدری ظفر اللہ صاحب پہلے مسلمان تھے جن کو یہ وظیفہ ملا۔ اُن کے بعد کئی سال تک کسی مسلمان کو یہ وظیفہ نہ مل سکا اب سب مسلمانوں کی اُمیدیں اس پر لگی ہوئی تھیں کہ یہ وظیفہ پھر ایک مسلمان طالب علم کو ملے گا"۔

ع
ایں سعادت بزورِ بازو نیست

محترم حضرت چوہدری صاحب رض کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مجریہ ۲۴ر فروری ۱۹۶۶ء نے لکھا :-

"ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں کو اس یاد دہانی کی سعادت ایک ایسے بزرگ کو حاصل ہوئی ہے جسے عام مسلمان "مرزائی" کہتے ہیں اور علمائے دین مسلمان ہی تسلیم نہیں کرتے۔ اب ہم علمائے دین کو کیسے یاد دلائیں کہ یہ فرض اُن کا تھا لیکن ادا کرنے کی سعادت سر چوہدری ظفر اللہ خان کو ہوئی۔ ممکن ہے کل یہ علماء ہمارا جنازہ پڑھانے سے ہی انکار کر دیں لیکن ہماری دُعا تو یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسے مصلحت پسند علماء کو جو حق بات کہنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے جلد سے جلد اپنے پاس بلا لے ہم ان کے بغیر ہی اچھے ہیں"۔

● محترم حضرت چوہدری صاحب رض کے اسی بیان پر مدیر تنظیم اہلحدیث لاہور نے ۱۸ر فروری ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں بایں الفاظ تبصرہ کیا :-

"آں (حضرت چوہدری صاحب رض) کا یہ بیان نہایت معنی خیز ہے مگر اس سے صرف وُہی لوگ عبرت پکڑیں گے جن کی رگ رگ میں اسلام اور فطرتیں حساس ہوں گی دوسروں کو اس سے کیا"۔

درخواستِ دُعا

(۱) - مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر فالج کی وجہ سے بیمار ہیں (۲) مکرم ماسٹر عبد العزیز صاحب سرینگر کی آنکھوں میں تکلیف ہے، موتیا بتایا جا رہا ہے (۳) مکرم حکیم عبد العلی صاحب سرینگر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ان سب کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

لندن مشن کا پتہ

THE LONDON MOSQUE

16 GRESSEN HALL ROAD LONDON

SW-18-5QL (ENGLAND)

تعزیتی قرارداد : بقیہ صفحہ ۱

اردن کی حکومت نے اپنے ملک کے اعلیٰ اعزاز سے آپ کو نوازا ۱۹۶۷ء میں آپ نے فریضۂ حج بھی ادا فرمایا۔ اس موقع پر آپ نے سعودی عرب حکومت کے سرکاری مہمان کی حیثیت میں وہاں قیام فرمایا۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں آپ کا نام درخشندہ و تابندہ ہے کیونکہ آپ نے جماعت کے ان گنت کاموں میں اپنی سرکاری مصروفیات کے باوجود بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے میں آپ نے بہترین رول ادا کیا۔ آپ انگریزی اور اُردو کے بہترین مصنف تھے ۱۸ ضخیم کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں ان میں آپ کی کتاب "میری والدہ" تربیتی نقطہ نگاہ سے نہایت ہی اہم کتاب ہے جس میں آپ نے اپنی والدہ محترمہ کے حالات کو نہایت مؤثر رنگ میں قلمبند فرمایا ہے۔

سرکاری عہدوں سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کے لئے اپنی زندگی وقف فرمادی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کرام کی متعدد کتب کے اُردو زبان سے انگریزی زبان میں ترجمے کئے تاریخ احمدیت کا خلاصہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے زمانہ تک انگریزی زبان میں مرتب فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجموعۂ الہامات رؤیا و کشوف "تذکرہ" کا ترجمہ آپ نے انگریزی زبان میں فرمایا قرآن مجید کا ترجمہ بھی آپ نے انگریزی زبان میں فرمایا۔

۱۹۲۴ء میں ویمبلے کانفرنس لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کا مضمون احمدیت یعنی حقیقی اسلام بعنوان احمدیہ موومنٹ پڑھ کر سُنایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اس کانفرنس میں بنفسِ نفیس موجود تھے اس موقع پر حضور نے مسجد فضل لنڈن کا سنگِ بنیاد بھی رکھا۔ یہ لیکچر بعد میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نام سے اُردو اور انگریزی زبان میں شائع ہوا۔ انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا تھا۔ تحفہ پرنس آف ویلز، تحفہ لارڈ اردن، تحفۃ الملوک (بنام نظام حیدر آباد) جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی تصانیف ہیں کے تراجم بھی انگریزی زبان میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے کئے۔

آپ کی رحلت دینی ملی سیاسی علمی اور قانونی دُنیا کا ایک ایسا نقصان ہے جس کی تلافی کی بظاہر کوئی صورت موجود نہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اس عظیم نقصان کی تلافی فرمائے اور جناب الحاج چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی رُوح کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان و مجلس تحریک جدید و وقف جدید کا یہ ہنگامی اجلاس جملہ افراد جماعتہائے احمدیہ ہندوستان۔ ذیلی تنظیمات یعنی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و مقامی مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و جملہ درویشان قادیان کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب کی وفات پر گہرے دُکھ اور غم کا اظہار کرتا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ و حضرت چوہدری صاحب کے برادر چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور ان کی صاحبزادی محترمہ امۃ الحی صاحبہ و محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور دیگر جملہ پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو اس عظیم جماعتی و قومی صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین ثم آمین۔

اس ریزولیشن کی نقول :-

(۱) بخدمت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز (۲) بخدمت محترم ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ (۳) بخدمت محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب لاہور (۴) بخدمت محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور (۵) بخدمت وکیل التبشیر صاحب لنڈن (۶) بخدمت وکیل التصنیف صاحب ربوہ (۷) پریس کو ارسال کی جائیں۔

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی اندوہناک وفات پر

ریڈیو پاکستان اور بی بی سی لندن کی نشریات

صدر اور وزیر اعظم پاکستان کے تعزیتی پیغامات

ریڈیو پاکستان نے یکم ستمبر کی رات ۸ ½ بجے خبروں کے دوران بتایا:۔

"صدر محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو نے چوہدری ظفر اللہ خان کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے جو آج صبح لاہور میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔"

"ان کی بیٹی کے نام ایک پیغام میں صدر نے کہا کہ وہ پرانے مدبر تھے اور انہوں نے طویل اور نمایاں خدمات انجام دیں۔ آزادی سے قبل انہوں نے پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ وہ برطانوی وائسرائے کی انتظامی کونسل کے رکن اور بھارت کی فیڈرل کورٹ کے جج تھے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے چوہدری ظفر اللہ خان نے کئی بین الاقوامی کانفرنسوں اور اقوام متحدہ میں بڑے مؤثر طریقے سے پاکستان کی نمائندگی کی۔ اقوام متحدہ کی کارروائی میں نمایاں کردار انجام دینے کی وجہ سے انہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ صدر محمد ضیاء الحق نے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کی موت سے ملک ایک معتبر شہری سے محروم ہو گیا ہے۔"

"وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو نے اپنے پیغام میں کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان ایک ممتاز قانون دان تھے۔ قیام پاکستان سے قبل وہ متعدد اہم سرکاری عہدوں پر فائز رہے اور آزادی کے بعد انہوں نے تقریباً سات سال تک پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کی خدمت کی ......

...... اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالت انصاف کے جج کے اعلیٰ عہدوں کے لئے ان کا انتخاب ان کی بین الاقوامی حیثیت کا اعتراف ہے۔"

"وہ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۷۳ء تک ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے ساتھ مختلف حیثیتوں میں منسلک رہے۔ انہوں نے اس دوران ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۱ء تک جج کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد سینئر جج کے طور پر اور ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک بین الاقوامی عدالت انصاف کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں ......"

"انہیں منگل کو ربوہ میں سپرد خاک کیا جائے گا۔"

وفات کی اندوہناک خبر

بی بی سی لندن نے یکم ستمبر کو رات نو بجے اپنی اردو نشریات میں محترم حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کے انتقال پر ملال کی خبر دیتے ہوئے کہا:۔

"پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد وہ وزیر خارجہ مقرر ہوئے تھے اور ۱۹۵۴ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ ہیگ میں ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک بین الاقوامی عدالت انصاف کے صدر بھی رہے اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے بھی سابق صدر تھے۔ وہ بعد تکلیف نمونیہ کے عارضہ میں مبتلا تھے۔"

عظیم شخصیت کا مختصر جائزہ

بی بی سی لندن نے اسی رات خبروں کے بعد اپنے مستقل اردو پروگرام "سیربین" میں محترم حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی عظیم شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا:۔

"جیسا کہ ابھی آپ نے خبروں میں سنا پاکستان کے سب سے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کا آج لاہور میں ۹۲ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ ایک مدبر، ماہر قانون اور سفارت کار کی حیثیت سے مرحوم کی زندگی کا مختصر جائزہ۔"

"چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی وفات لاہور میں اپنی بیٹی کے گھر میں ہوئی۔ اس سے پہلے وہ کئی ہفتے علیل رہے۔ وہ ۱۸۹۳ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۹۱۱ء میں گریجویشن کی اور اس وقت وہ کالج کے سب سے عمر رسیدہ گریجویٹ تھے۔ انہوں نے لندن کے "لنکنز ان" میں داخلے کے لئے بار کا امتحان ۱۹۱۴ء میں پاس کیا۔ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۱ء تک وہ ہندوستان کے گورنر جنرل کی انتظامی کونسل کے رکن رہے۔ آزادی کے وقت تک وہ ہندوستان کی وفاقی عدالت میں سینئر جج کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد وہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔ وہ اس عہدے پر فائز تھے جب ۱۹۵۴ء میں انہیں دی ہیگ بین الاقوامی عدالت انصاف کا جج منتخب کیا گیا۔ پھر وہ اسی عدالت کے نائب صدر بنے اور ۱۹۷۰ء سے لے کر ۱۹۷۳ء تک صدر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب اعلیٰ کی حیثیت سے وہ ۱۹۶۲-۶۳ء کے سیشن میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بھی رہے۔"

"پاکستان کی تاریخ کے کم از کم پہلے دس برسوں میں وہ غالباً پاکستان کے مشہور ترین سفارت کار تھے۔ انہوں نے کوئی ۱۸ کتابیں بھی تصنیف کیں۔ وہ احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور انہیں احمدیوں کے صدر مقام "ربوہ" میں منگل کی سہ پہر دفنایا جائے گا۔"

زندگی اور کارنامے

مورخہ ۲ ستمبر کے "سیربین" میں بی بی سی لندن نے محترم حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:۔

"پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان کا ۹۲ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ بی بی سی ایسٹرن سروس کے کیتھ پیپر نے ان کی زندگی اور کارناموں پر نظر ڈالی ہے۔"

"چوہدری محمد ظفر اللہ خان ۱۸۹۳ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ایک اچھے وکیل تھے۔ ان کے بیٹے نے بھی باپ کی طرح وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ لاہور گورنمنٹ کالج سے بی اے کرنے کے بعد قانون کی تعلیم انہوں نے برطانیہ میں حاصل کی۔ یہاں ۱۹۱۴ء میں انہیں "لنکنز ان" کی بار میں لیا گیا۔ لاہور واپس پہنچ کر انہوں نے جلد ہی مقامی عدالتوں میں ایک وکیل کی حیثیت سے اپنا مقام پیدا کر لیا۔ وہ قانون کے ایک رسالے "انڈین کیسز" کے ایڈیٹر اور مقامی لاء کالج میں جز وقتی لیکچرر بھی رہے۔ ۱۹۳۰ء میں جب وہ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے عروج پر تھے انہوں نے کچھ ایسے مقدمات کی پیروی کی جن کو بہت زیادہ شہرت ملی......"

"اپنی سیاسی زندگی کے ابتدائی دور میں انہیں سر فضل حسین کا خاص نائب سمجھا جاتا تھا۔ یہ وہی سر فضل حسین تھے جو ۱۹۲۰ء میں یونینسٹ پارٹی کے سربراہ کی حیثیت سے مشہور ہوئے تھے۔ فضل حسین کی طرح ظفر اللہ خان کا بھی یہی خیال تھا کہ انگریزوں کے ساتھ مل کر کام کرنے سے ان کے خلاف کام کرنے کے مقابلے میں زیادہ کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور سر فضل حسین کی طرح انہیں بھی وائسرائے کی کونسل کی رکنیت کا اعلیٰ عہدہ ملا تھا۔ ۱۹۲۰ء کے عشرے کے آخر اور ۱۹۳۰ء کے شروع کے سال ہندوستان میں سخت بحران کے سال تھے۔ لندن میں جب گول میز کانفرنس ہوئی اور برطانوی پارلیمنٹ میں نیا آئین پیش کیا جا رہا تھا ان تمام مواقع پر ظفر اللہ خان موجود تھے۔ اور انہوں نے مسلمانوں کے حقوق کی اعلیٰ ترین سطح پر وکالت کی۔"

"۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۱ء کے عرصے میں جب وہ وائسرائے کی کونسل کے ممبر تھے انہوں نے متعدد موقعوں پر ہندوستان سے باہر ہندوستان کی نمائندگی کی۔ اس کے بعد جب چین اور ہندوستان کے براہ راست سفارتی تعلقات بحال ہوئے تو وہ چین میں وائسرائے کے ایجنٹ جنرل کی حیثیت سے وہاں گئے .... بین الاقوامی سطح پر جو عزت و وقار انہوں نے حاصل کیا تھا اس کی بنا پر ۱۹۶۲ء میں انہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کر لیا گیا۔"

"اگرچہ تقسیم کے پہلے اور اس کے بعد بھی وہ بہت اہم عہدوں پر فائز رہے"

اور اُنہوں نے اعلیٰ مقام حاصل کیا مگر قانون سے ہمیشہ اُنہیں شدید لگاؤ رہا۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے کئی برسوں میں اُنہوں نے انڈین فیڈرل کورٹ میں جج کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۵۴ء کے بعد وہ کچھ عرصے تک ہیگ میں بین الاقوامی عدالت انصاف سے منسلک رہے۔ وہ مختلف مواقع پر اُنہیں رُکن کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔ اور ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۳ء تک وہ کورٹ کے صدر رہے۔"

"اتنا بڑا انسان ہونے کے باوجود بھی وہ انتہائی منکسر المزاج اور ملنسار تھے۔ وہ پکّے مذہبی اعتقادات رکھنے والے انسان تھے۔ اور ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی عمر کا باقی حصّہ مذہبی مقالات لکھنے میں صرف کیا۔"

"احمدی فرقے سے تعلق رکھنے کی بناء پر اُنہیں ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس فیصلے سے شدید دُکھ پہنچا تھا جس کے تحت اِس فرقے کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ اِسی لئے اپنی عمر کے آخری ایام میں وہ پاکستان کم ہی جاتے تھے۔ زیادہ تر لندن کے علاقے "پٹنی" میں رہتے تھے جہاں اُن کے فرقے کا ہیڈ کوارٹر ہے۔"

منقولات

"ظفر اللہ خان"

روزنامہ ٹربیون چنڈی گڑھ کا اداریہ

(ترجمہ) "وہ انسان جس کی جماعت کو اعتقادی اعتبار سے باضابطہ طریق پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے جانے سے پہلے مسلسل کئی سال تک شک اور شبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ——— چوہدری محمد ظفر اللہ خان جس کی وفات اتوار (یکم ستمبر۔ ناقل) کو لاہور میں ہوئی ایک ایسے پاکستانی تھے جن کی امتیازی شخصیت کے ہم پایہ اُن کے اپنے ملک میں گنتی کے چند افراد ہی ہوں گے۔ آپ نے اپنی قانونی زندگی کا آغاز سیالکوٹ سیشن کورٹ میں وکالت سے کیا۔ اس کے بعد آپ برّاعظم ایشیا کے ایک ممتاز ماہر قانون کی حیثیت سے اُبھر کر سامنے آئے۔ بحیثیت جج آپ پہلے فیڈرل کورٹ آف انڈیا سے اور پھر مسلسل ۱۵ سال تک عالمی عدالتِ انصاف ہیگ سے منسلک رہے۔ اس عرصہ میں آپ کا تین سالہ زمانہ صدارت (عالمی عدالت انصاف) بھی شامل ہے۔ ہیگ جانے سے پہلے آپ سات سال تک پاکستان کے وزیر خارجہ رہے اور ایک مرتبہ مقررہ (تین سالہ) میعاد کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر بھی منتخب کئے گئے۔

تقسیم ملک سے قبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان وائسرائے ہند کی انتظامی کونسل کے رکن تھے۔ ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کا (پاکستان میں) اسلامی برادری سے خارج کیا جانا اُس عظیم شخصیت کے لئے یقیناً بہت بڑا سانحہ تھا جس نے ایک سیاستدان اور دانشور کی حیثیت سے پاکستان اور اسلام کی بے مثال خدمت کی تھی۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ عالمی عدالت انصاف ہیگ سے فارغ ہونے کے بعد اُنہوں نے واپس اپنے وطن لوٹنے کی بجائے انگلستان میں سکونت پذیر ہونا پسند کیا۔ اُن کے قیام پاکستان سے قبل اور بعد کے ہیجان پرور اہم عصروں میں سے اگرچہ گنتی کی چند شخصیتیں اب بھی موجود ہوں گی پھر بھی ایک انتہائی محنتی اور ذہین و فہیم ماہر قانون کی حیثیت سے آپ کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم عمل میں نہ آئی ہوتی تو شاید وہ خدمت و ایثار کی اتنی طویل مسافت طے کرتے جتنی کہ ایک پاکستانی ہونے کے ناطے اُنہوں نے طے کی۔ پھر بھی اُن کی ذاتی خوبیوں کے باعث ملک کی آئینی اور سیاسی زندگی میں ان کو ایک باعزت مقام حاصل ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ نفرت آمیز سلوک روا رکھے جانے کے باوجود صدر ضیاء الحق نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مسلسل تیس سالہ ملکی خدمات کے اعتراف کے طور پر بیماری کے آخری ایام میں اُن کی زیارت کی۔"

(روزنامہ انگریزی "ٹربیون" چنڈی گڑھ ۹/۳/۸۵ صفحہ ۴)

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کے زیر اہتمام تعزیتی جلسہ

یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کی شام حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی افسوس ناک خبر سنی گئی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ رات کو ہی مائک کے ذریعہ احباب جماعت کو یہ اطلاع پہنچادی گئی۔

مورخہ ۲ تبوک (ستمبر) کی شام کو بعد نماز مغرب جامع مسجد کیرنگ میں مکرم صدر جماعت کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم سیف الرحمٰن صاحب نے کی۔ اور نظم مکرم ظل الرحمٰن صاحب ابن مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب، مکرم ظل الرحمٰن خان صاحب، مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب، مکرم شیخ ہمدم صاحب، مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب اور خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ اور محترم حضرت چوہدری صاحبؓ کے اوصاف حمیدہ بیان کئے۔ آخر میں صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اجتماعی دُعا کے بعد یہ تعزیتی اجلاس ختم پذیر ہوا۔ اللہ تعالےٰ محترم حضرت چوہدری صاحبؓ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

خاکسار۔ شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ کیرنگ

مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کو صدمہ

آپ کی اہلیہ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ وفات پاگئیں

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان جو اپنے شوہر کے ساتھ عزیزان سے ملنے اور اپنے دیرینہ پیٹ کی تکلیف کی تشخیص کے سلسلہ میں بنگلور (کرناٹک) گئی ہوئی تھیں۔ اچانک مورخہ ۸/۸/۸۵ء کی صبح کو قریب ۴ بجے وضو کرتے ہوئے منہ کے بل گریں اور بیہوش ہوگئیں۔ فوری طور پر ڈاکٹر کو بلایا گیا جس نے دو انجیکشن دیئے اور جلد ہوش میں آجانے کا یقین دلایا۔ مگر نصف گھنٹہ تک ہوش بحال نہ ہونے پر ایک دوسرے بڑے ڈاکٹر کو دکھایا گیا۔ جس نے معائنہ کے بعد مشورہ دیا کہ انہیں جلد سرکاری ہسپتال لے جایا جائے۔ چنانچہ انہیں سرکاری ہسپتال لیجایا گیا۔ دو دن مسلسل موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہیں۔ مگر ڈاکٹروں کا علاج کارگر نہ ہوا۔ دوسرے دن بہت زیادہ نقاہت محسوس ہونے لگی۔ ڈاکٹروں نے ناک کے ذریعہ جسم میں غذا پہنچانے کی تدابیر اختیار کیں۔ رات بھر بحرانی کیفیت طاری رہی اور ۱۰/۸/۸۵ء کی صبح ۶½ بجے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ یکے از ۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت میاں محمد اکبر صاحبؓ ٹھیکیدار بٹالہ کی پوتی اور محترم ٹھیکیدار محمد یعقوب صاحب مرحوم قادیان کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ بچپن سے اپنی نانی جان محترمہ مکرم بی بی صاحبہؓ کی زیر تربیت رہیں۔ جو خود بھی اولین صحابیات میں سے تھیں۔

مرحومہ نے وقف زندگی کی طرز پر ساری زندگی گذاری۔ صاف دل۔ دُعاگو۔ پابند صوم و صلوٰۃ منکسر مزاج۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لینے والی دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والی۔ مہمان نواز۔ خدمت خلق کے لئے ہمہ وقت مستعد رہنے والی غرضیکہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ مرحومہ کی جدائی مکرم مولوی صاحب کے لئے اِس عمر میں بہت بڑا صدمہ ہے۔ مرحومہ کی یادگار دو فرزند اور چھ بیٹیاں ہیں جن میں سے دو بیٹیاں ابھی غیر شادی شدہ زیر تعلیم ہیں۔ مرحومہ کا جنازہ بنگلور سے بنگلور میٹا ڈور گاڑی میں اور بنگلور سے بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر اور امرتسر سے قادیان لایا گیا۔ ۱۲/۸/۸۵ء کو جملہ افراد خاندان قادیان پہنچ گئے تھے حیدر آباد سے مکرم مسعود احمد صاحب میکانک اور مکرم مشتاق احمد صاحب بھی تشریف لے آئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں انکی ۱/۸ کی وصیت تھی۔ مورخہ ۱۲/۸/۸۵ء کو ۱۲½ بجے بوقت دوپہر بہشتی مقبرہ میں محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ قطعہ نمبر ۶ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کے تین بھائی اور تین شادی شدہ بیٹیاں پاکستان میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے بلند درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (ایڈیٹر بدر)

برازیل
(ایک تعارف)

از مکرم اقبال احمد صاحب نجم امیر و مشنری انچارج برازیل

برازیل جنوبی امریکہ میں واقع ایک بہت بڑا ملک ہے۔ اپنی زمین کی وسعت کے لحاظ سے دُنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے اور جنوبی امریکہ کا نصف ۷۹۵۴ میل لمبا ساحل ہے اندرون ملک کشتی رانی کا ایریا ۲۷۰۰ میل ہے۔ اس کا باڈر "اکوا ڈور" اور "چلی" کے علاوہ جنوبی امریکہ کے تمام ممالک کے ساتھ لگتا ہے۔ ہندوستان سے بہت ملتا جلتا ہے۔ ۵ قسم کی آب و ہوا مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ انتہائی سرد۔ انتہائی گرم۔ گرم سرد ملی جلی۔ اور گرمی و سردی کے ساتھ خشک یا نمی والی۔ پرتگالی جہاز ران "پیدرو الوارث کابرال" نے ۱۵۰۰ء میں یہ زمین دریافت کی ۱۸۲۲ء تک تین سو سال سے زائد یہ ملک پرتگال کی کالونی رہا۔ یہاں سفید فام۔ ریڈ انڈئین اور افریقہ کے لوگ نسلی اعتبار سے آپس میں مل جل گئے ہیں۔ بعد میں کثرت سے جاپانی اور عرب بھی آکر آباد ہو گئے اس طرح سے یہ سرزمین مختلف نسلوں اور مخلوط نسلوں کی سرزمین ہے۔ جہاں رنگ و نسل کا کوئی فرق نہیں کیا جاتا سب لوگ پیار سے شیر و شکر ہو کر رہتے ہیں۔ سرکاری زبان پرتگالی ہے۔ قبائل میں قدیم زبانیں بولی جاتی ہے۔ آبادی ۱۲ ½ کروڑ سے زائد ہے۔ اکثریت کا مذہب رومن کیتھولک ہے۔ اٹلی کے بعد سب سے بڑا رومن کیتھولک ملک ہے۔ چرچ اور حکومت الگ الگ ہیں۔ پروٹسٹنٹ چرچ اور یہودی اور اسپرچولسٹ بھی اپنی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اس کا Amazona بہت بڑے علاقے پر مشتمل ہے جو کل ملک کا ۶۰ فیصدی ہے۔ اس علاقہ میں ہزاروں ریڈ انڈئین قبائل آباد ہیں۔ گورنمنٹ کی وزارت داخلہ کے ماتحت ایک ایجنسی FUNAI "فونائی" انڈئین کے حقوق کی دیکھ بھال کا کام کرتی ہے۔ مختلف عیسائی مشن ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور جہاں طبی اور تعلیمی سہولتیں نہیں وہاں فراہم کرتے ہیں۔ آبادی کے اعتبار سے دُنیا میں ساتویں نمبر پر ہے۔

۱۸۸۹ء میں یہاں فیڈرل ایپلک حکومت قائم ہوئی۔ یہی سن جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھے جانے کا سن بھی ہے۔ یہاں کی بڑی صنعتیں۔ ربڑ کرافٹ کی صنعت۔ شپ یارڈز۔ کان کنی۔ پیٹرول کی مصنوعات۔ ٹیکسٹائل اور پھلوں کی مصنوعات ہیں سب سے زیادہ کافی پیدا کرنے والا ملک ہے۔ ہر قسم کی اور ہر موسم کی سبزیاں اور پھل یہاں پائے جاتے ہیں۔ مویشی پالنا اور مچھلی پکڑنا بھی یہاں کی پیداواری صنعتیں ہیں۔ گنا بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ پھلوں میں خاص طور پر آم۔ کیلا۔ ناریل اور کئی سنگاپی پھل اور افریقن "کسادا" بہت ہوتا ہے۔ دُنیا کے بڑے بڑے ملکوں۔ مڈل ایسٹ کے ملکوں۔ جاپان۔ جنوبی امریکہ کے ملکوں سے تجارت ہوتی ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی میں خاصی ترقی کی ہے۔ اسلحہ سازی کا کام بھی ہوتا ہے۔ یہاں بکثرت سیاح تمام دُنیا خصوصًا امریکہ سے آتے ہیں۔ یہاں پر دُنیا کا سب سے بڑا جنگلات کا ابزاد پایا جاتا ہے۔ ملک میں اوسط بارش ۵۰ انچ سے لے کر ۷۹ انچ ہے جبکہ Amazona میں ۱۱۸ انچ تک بارش ہوتی ہے۔ اور شمال مشرقی حصہ میں ۳۰ انچ تک بارش ہوتی ہے برازیل میں بکثرت دریا پائے جاتے ہیں۔ دُنیا کا بڑا دریا Amazona یہاں ہی پایا جاتا ہے۔

سب سے بلند چوٹی Neblina وینزویلا کی سرحد کے قریب پائی جاتی ہے جس کی بلندی ۳۰۱۴ میٹر ہے۔ اور شہر Rio de Janeiro اور Sao Paulo کے درمیانی سلسلہ کوہ میں ۲۷۸۹ میٹر بلندی بھی پائی جاتی ہے۔

اس ملک کا پہلا دارالخلافہ Salvador شہر تھا پھر Rio de Janeiro مقرر ہوا اور بعد میں انہوں نے Brasilia کا ماڈرن شہر تعمیر کیا جہاں آج کل ان کا دارالخلافہ ہے اور تمام امور سلطنت سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اس ملک میں ۲۳ سٹیٹ اور ۵ ریجن ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی شدید خواہش اس ملک میں مشن جماعت احمدیہ قائم کرنے کی تھی۔ چنانچہ ۱۹ اپریل ۱۹۸۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی تقرری یہاں بطور پہلے امیر و مبلغ انچارج کے فرمائی۔ نیز پاراگوائے اور اوراگوائے کی نگرانی اور جائزہ کے لئے بھی ارشاد فرمایا۔ بعد حصول ویزا ۱۱ جولائی کو انگلستان سے روانہ ہو کر ۲۳ جولائی ۱۹۸۵ء الضبح یہاں پہنچ گیا۔ مکرم سید محمود احمد صاحب اور مکرم سعید احمد صاحب دونوں مخلص احمدی بھائی مجھے ایئرپورٹ پر لینے آئے ہوئے تھے۔

انگلستان سے چلتے وقت حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیلی ہدایات سے نوازا اور اپنے ہمراہ ایک فوٹو اپنے بابرکت ہاتھ میں اس عاجز کا ہاتھ لے کر کھچوائی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ آپ نے بالآخر اپنی قیمتی دُعاؤں کے ساتھ اس عاجز کو رخصت فرمایا۔

اسی طرح مکرم مبارک احمد ساقی صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ نے جملہ مبلغین کرام کے ہمراہ ایک الوداعی پارٹی منعقد فرمائی جس میں مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی بھی باوجود کمزوری صحت کے تشریف لائے۔ مکرم منیر الدین صاحب شمس قائمقام وکیل التبشیر نے وکالت تبشیر کی طرف سے اپنے نیک جذبات اور تمناؤں کا اظہار فرمایا اور اس طرح سے سب مبلغین نے اپنے بھائی کو الوداع کیا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ ایئرپورٹ کی طرف روانہ ہوتے ہوئے عاجز کی درخواست پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے جملہ حاضرین کے ساتھ دُعا کروائی اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے بھی تاریخ احمدیت کے لئے مسجد فضل میں فوٹو بنائی۔ تمام دوستوں اور بزرگوں کی دعاؤں کے جلو میں خاکسار اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے توحید کا منادی ہو کر یہاں پہنچا۔ اور نیا مشن قائم کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ایک ماہ کے اندر اندر مشن رجسٹرڈ کروا لیا گیا ہے۔ مکرم سید محمد احمد صاحب (یہاں موجود پہلے احمدی) کا تعاون ہر قدم پر شامل حال رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے آمین آخر میں تمام قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے جب اس خطہ میں بھی توحید خداوندی اور رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور بے شمار پروانہ شمع احمدیت پیدا ہو جائے۔ اور عاجز کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اپنی ذمہ داریوں سے کماحقہ عہدہ برآ ہونے کی توفیق ملے اور مقبول خدمت بجا لاؤں۔ آمین ☆

سالانہ رپورٹ کارگزاری لجنات اماء اللہ بھارت

جملہ لجنات اماء اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنی سالانہ رپورٹ ۲۵ ستمبر تک ضرور بھجوا دیں۔ ہر شعبہ کی رپورٹ اعداد و شمار سے لکھیں۔ اور لائحہ عمل کے مطابق ہو۔ اُمید ہے تمام لجنات اس کی پابندی کریں گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ رپورٹ کارگزاری مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کی سالانہ رپورٹ کارگزاری کسی بھی صورت میں ۵ تبوک (ستمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء سے پہلے پہلے دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اس تاریخ کے بعد ملنے والی رپورٹوں کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر موازنہ مجالس میں شامل کیا جانا ممکن نہیں ہو گا۔ اُمید ہے جملہ قائدین کرام امر ہذا کو بطور خاص ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی پابندی فرمائیں گے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں

سالانہ اجتماع

اور

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی و اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے آٹھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نیز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلے دو سال یعنی ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

حضور پُر نور کی منظوری کے مطابق ہمارا یہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار کو منعقد ہوگا۔ اور انشاء اللہ اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

قائدین کرام نہ صرف خود اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ [illegible] زیادہ سے زیادہ خادموں کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش [illegible] اختیار [illegible] خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر [illegible] کی شمولیت ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ [illegible] فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

★ ــــ صدر مجلس کے انتخاب اور مجلس شوریٰ کے اراکین مجالس کی [illegible] کے قواعد حسب ذیل ہیں۔ مجالس انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے نمائندگان بھجوائیں:-

(۱):- صدر مجلس کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی۔ (قاعدہ ۵۴)

(۲):- نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔ (قاعدہ ۵۵)

(۳):- صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکزی رہائش رکھتا ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ الف)

(۴):- صدر مجلس کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجالس میں رکنیت کی معیاد قواعد کی رُو سے صدارت کی معیاد سے قبل ختم نہ ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ ب)

(۵):- صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے۔ اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندے کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ قاعدہ نمبر ۵۷ (اس کی مزید وضاحت موقع پر کر دی جائے گی۔ جملہ مجالس اپنی اپنی مجالس میں مشورہ کر کے تین نام تجویز کر کے نمائندگان کو بتا کر بھجوائیں۔

(۶):- منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (قاعدہ نمبر ۵۸)

(۷):- صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔ اور ان کے متواتر منتخب ہونے پر کوئی پابندی نہ ہو گی۔ (قاعدہ نمبر ۶۲)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دُعا:- محترم احمد حسین صاحب حیدر آباد پچھلے دنوں فالج کے حملہ سے بیمار تھے درمیان میں صحت ٹھیک تھی۔ اب دوبارہ طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ تمام بزرگان جماعت و درویشان قادیان سے موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار۔ بشارت احمد حمید ابن قادیانی

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کو اخبار بدر میں اعلانات کے ذریعہ مطلع کیا جاتا رہا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں بروز بدھ و جمعرات قادیان میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت و زعمائے کرام و ناظمین ضلع و ناظمین اعلیٰ سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس روحانی اور علمی اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین و نمائندگان و زعمائے کرام "سالانہ اجتماع" میں شرکت فرما سکیں۔ کم از کم دو نمائندے ہر مجلس سے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے ضروری امر ہے۔

★ ــــ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین ضلع۔ زعمائے کرام کی سالانہ اجتماع میں شمولیت ضروری ہے۔

★ ــــ جو دوست تقریری پروگرام میں حصّہ لینا چاہیں اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ اور اس سے بھی مطلع کریں کہ وہ کس موضوع پر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

★ ــــ ہر مجلس کے زعیم صاحب "سالانہ اجتماع" مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ آنے والے مہمانوں کی فہرست تیار کی جائے۔ اور ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جائے۔

★ ــــ دُور دراز علاقوں سے تشریف لانے والے اراکین و نمائندگان مناسب وقت پہلے اپنی ریزرویشن کروائیں تاکہ سفر میں سہولت رہے۔ اور جن احباب کی قادیان سے واپسی پر امرتسر سے اپنے وطن تک ریزرویشن کرانی مقصود ہو۔ اس سے بھی اطلاع دیں۔

★ ــــ چونکہ سالانہ اجتماع کے مصارف کے لئے فنڈ کی فراہمی ضروری امر ہے۔ اس لئے زعماء کرام جلد از جلد انصار بھائیوں سے "سالانہ اجتماع کا چندہ" وصول کر کے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اور دُعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روحانی سالانہ اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

برائے

سالانہ اجتماع لجنات بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر کو منعقد کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس لئے جملہ لجنات مقامی طور پر ان تاریخوں میں مقررشدہ پروگرام کے تحت سالانہ اجتماع منعقد کریں۔ جو لجنات ایک دن اپنا پروگرام رکھیں وہ ان تینوں دنوں میں سے اپنا دن معیّن کریں۔ بعد اجتماع تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کتاب خاتم النّبیین کی پاکیزہ تفسیر

گذشتہ دنوں حیدر آباد سے مولانا نوری شاہ صاحب چشتی قادری و خلیفہ فرقہ غوثیہ نے جماعت احمدیہ سے متعلق ختم نبوت کے زیر عنوان اپنے رسالہ "ترجمان" میں ایک مضمون شائع کیا جسکا مدلل جواب مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش نے "خاتم النبیین کی پاکیزہ تفسیر" کے زیر عنوان تیار کیا جسکو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ ہندوستان بھر کے جو دوست اس کتاب کو حاصل کرنا چاہیں مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ یہ کتاب مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد مفت ارسال کرے گی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد

[illegible]

"اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُراٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اَور کا وقت　میں نہ آتا تو کوئی اَور ہی آیا ہوتا !!

بی ۔ ایم ۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹریکٹس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C-10 LAXMI GOBIND APART. J. P. ROAD, VERSOVA.

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389
ٹیلیفون

BOMBAY - 58.

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر :- 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ ۔ مینگو لین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں !

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201.

PHONE :- OFFICE. 800
RESI. 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

ریگزین ۔ فوم ۔ چمڑے ۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس ۔
بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ۔ ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز !

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !

AUTOWINGS,

13, SANTHOME HIGH ROAD,

MADRAS - 600004

PHONE NO. 76360.
74350.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی دیں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیوٹ ڈیلرز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12 — CANNANORE :- 4488.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد - (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم)

ٹیلیگرام "ALLIED" — فون نمبر:- 42916

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کریشڈ بون - بون میل - ہڈی سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۳۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل تیر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!